تھواتیرہ کا کلیسیائی زمانہ

THE THYATIREAN CHURCH AGE

مکاشفہ :2:18-29

213-1 اور تھواتیرہ کی کلیسیاء کے فرشتہ کو یہ لکھ کہ خدا کا بیٹا جس کی آنکھیں آگ کے شعلہ کی مانند اور پاؤں خالص پیتل کی مانند ہیں یہ فرماتا ہے کہ میں تیرے کاموں اور محبت اور ایمان اور خدمت اور صبر کو تو جانتا ہوں اور یہ بھی کہ تیرے پچھلے کام پہلے کاموں سے زیادہ ہیں۔ پر مجھے تجھ سے یہ شکایت ہے کہ تو نے اس عورت ایزبل کو رہنے دیا ہے جو اپنے آپ کو نبیہ کہتی ہے اور میرے بندوں کو حرامکاری کرنے اور بتوں کی قربانیاں کھانے کی تعلیم دے کر گمراہ کرتی ہے۔ میں نے اس کو توبہ کرنے کی مہلت دی مگر وہ اپنی حرامکاری سے توبہ کرنا نہیں چاہتی۔ دیکھ میں اس کو بستر پر ڈالتا ہوں اور جو اس کے ساتھ زنا کرتے ہیں اگر اس کے سے کاموں سے توبہ نہ کریں۔ تو ان کو بڑی مصیبت میں پھنساتا ہوں۔ اور اس کے فرزندوں کو جان سے ماروں گا۔ اور سب کلیسیاؤں کو معلوم ہوگا کہ گردوں اور دلوں کا جانچنے والا میں ہی ہوں اور میں تم میں سے ہر ایک کو اس کے کاموں کے موافق بدلہ دونگا۔ مگر تم تھواتیرہ کے باقی لوگوں سے جو اس تعلیم کو نہیں مانتے اور ان باتوں سے جنہیں لوگ شیطان کی گہری باتیں کہتے ہیں ناواقف ہو، یہ کہتا ہوں کہ تم پر اور بوجھ نہ ڈالوں گا۔ البتہ جو تمہارے پاس ہے میرے آنے تک اس کو تھامے رہو۔ جو غالب آئے اور جو میرے کاموں کے موافق آخر تک عمل کرے میں اسے قوموں پر اختیار دوں گا۔ اور وہ لوہے کے عصا سے ان پر حکومت کرے گا۔ جس طرح کہ کمہار کے برتن چکنا چور ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ میں نے بھی ایسا اختیار اپنے باپ سے پایا ہے۔ اور میں اسے صبح کا ستارہ دونگا۔ جس کے کان ہوں وہ سنے کہ روح کلیسیاؤں سے کیا فرماتا ہے''۔

تھواتیرہ

213-2 تواریخی اعتبار سے تھواتیرہ کا شہر مکاشفہ کے ساتوں شہروں سے کم اہمیت کا حامل تھا۔ یہ موسیہ اور لوتیا کی سرحد پر واقع بہت سے دریاؤں سے گھرا ہوا تھا۔ لیکن وہ جونکوں سے بھرے پڑے تھے۔ یہ کپڑا بننے، رنگ سازی، برتن سازی اور چمڑا رنگنے کی صنعت کا مرکز ہونے کی وجہ سے خاصا خوشحال

تھا۔قرمز بیچنے والی لدیہ کا تعلق اسی شہر سے تھا۔ یہ پولس کی خدمت کے ذریعے مسیح پر ایمان لانے والی پہلی مغربی خاتون تھی۔

214-1 جن وجوہات کے باعث روح القدس نے اس شہر کو چوتھے دور کی کلیسیاء ہونے کے لیے چنا وہ اس وقت مذہبی عوامل تھے ۔تھواتیرہ کا بڑا مذہب اپالو تھائر مینائیوس دیوتا (Apollo Tyrimnaios) کی پرستش تھا جو کہ شاھی پرستش کی بدعت سے جڑا ہوا تھا۔ کچھ لوگ بادشاہ کی پرستش بھی کرتے ۔اپالو سورج کا دیوتا تھا۔اور طاقت کے لحاظ سے اپنے باپ زیوس سے دوسرے درجہ پر تھا۔اس کو''برائیوں کا روکنے والا''سمجھا جاتا تھا۔ وہ مذہبی شریعت کے کام (اور اس میں تبدیلی اُن میں غلط کاموں کی تلافی) کی صدارت کرتا تھا۔افلاطون کا کہنا ہے کہ وہ لوگوں کو ہیکل،قربانیوں،الوہیت کی خدمات اوران مذہبی رسومات کے علاوہ موت اور زندگی کے بعد کے متعلق بھی بتاتا تھا۔وہ مستقبل کے حالات اور اپنے باپ کی مرضی کا اظہار نبیوں کے ذریعے کیا کرتا تھا۔تھواتیرہ میں یہ رسومات ایک نبیہ کے ذریعے جو تپائی پر بیٹھ کر اندر داخل ہونے والوں کو پیغام سناتی تھی،سرانجام دی جاتی تھیں۔

214-2 اس مذہب کی بہت سخت گرفت تھی۔اس کی خوفناک قوت صرف ایک رازدارانہ حلقے تک ہی مخصوص نہ تھی۔ بلکہ اس حقیقت پر مبنی تھی کہ جب تک کوئی اپالو کی پرستش کرنے والے مندر کے ساتھ واسطہ نہ رکھتا وہ اس جماعت کے ساتھ بھی کوئی واسطہ نہ رکھ سکتا تھا جو لوگوں کو جینے کے حقوق دیا کرتی تھی اور جو کوئی اب بت پرستوں کی عیدوں اور اوباش کاموں میں شامل ہونے سے انکار کرتا اس کو پہلی صدی کے اس اتحاد کی جانب سے قید کر دیا جاتا۔اس لئے ہر ایک کیلئے اخلاقی اور معاشرتی زندگی میں شریک ہونے کے لیے لازم تھا کہ بت پرستی کو اپنائے۔

214-3 قابلِ غور بات یہ ہے کہ تھواتیرہ کے نام کا مطلب ہی''عورت کی حکومت''ہے۔اس زمانے کی خصوصیات یہ ہیں کہ اس میں ایک زیر کرنے والی قوت کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ قوت ہر ایک پر بے رحمی سے حملہ آور ہوتی اور غالب آتی تھی۔ عورت کی حکمت دنیا پر تسلط کرنے والی ایک بہت بڑی لعنت ہے۔سلیمان جس کی حکمت کا دنیا میں کوئی ثانی نہیں کہتا ہے کہ ''میں نے اپنے دل کو متوجہ کیا کہ جانوں اور تفتیش کروں اور حکمت اور خرد کو دریافت کروں اور سمجھوں کہ بدی حماقت ہے اور حماقت دیوانگی۔تب میں نے موت سے تلخ تر اس عورت کو پایا جس کا دل پھندا اور جال ہے۔اور جس کے ہاتھ ہتھکڑیاں ہیں جس سے خدا خوش ہے وہ اس سے بچ جائے گا۔لیکن گنہگار اس کا شکار ہوگا۔''دیکھ واعظ کہتا ہے۔''میں نے ایک دوسرے سے مقابلہ کر کے یہ دریافت کیا ہے۔جس کی میرے دل کو اب تک تلاش ہے،پر ملا نہیں۔ میں نے ہزار میں ایک مرد پایا۔ لیکن ان سبھوں میں عورت ایک بھی نہ ملی ۔''واعظ 7:25-28

پولس کہتا ہے کہ میں اجازت نہیں دیتا کہ عورت سکھائے یا مرد پر حکم چلائے۔ بلکہ چپ چاپ رہے'' باغِ عدن سے لے کر اب تک عورت یہ کامیاب کوشش کر رہی ہے کہ وہ مرد پر حکمرانی کرے۔ یہ ایک نسوانی دنیا ہے جو امریکہ کی عریاں دیوی ہے ۔جس طرح کہ عورت کا مجسمہ آسمان سے گرا (یاد رکھیں کہ اس کے بازو لوہے کے تھے) جو پہلے یا افسیوں کے زمانہ کی نمائندگی کرتا ہے۔اس طرح کی قوت اس وقت تک بڑھتی گئی جب تک کہ اس نے مکمل اختیار حاصل نہ کر لیا۔اس قسم کا اختیار اس کے آہنی بازوؤں کے ذریعے حاصل کیا گیا۔

215-1 عورت کو آہنی اختیار رکھنے کا کوئی حق نہیں ۔ کلامِ مقدس کے مطابق اسے مرد کے تابع رہنا چاہیے۔ اس کے لیے یہ حکم دیا گیا ہے۔ایک عورت جو حقیقت میں نسوانی ہے اس اختیار کے تابع ہو گی وہ لونڈی نہیں ۔کوئی بھی حقیقی مرد عورت کو لونڈی نہیں بنا سکتا لیکن وہ مرد کے اختیار میں ہو گی اور اس پر حکومت نہیں کرے گی اس لیے کہ وہ گھر کا سربراہ ہے ۔اگر وہ اس تصور کو ختم کرتی ہے۔ جو خدا نے اس کے لیے بنایا ہے تو وہ الٹا کام کرتی ہے۔اور کوئی بھی مرد جو عورت کو اپنے اوپر حکمرانی کرنے دیتا ہے۔وہ بھی اس تصور کو توڑتا ہے۔اور وہ بھی راہِ راست سے بھٹکا ہوا ہے۔یہی سبب ہے کہ عورت کیوں مرد کا لباس نہیں پہن سکتی اور وہ اپنے بال کٹوا نہیں سکتی۔ اس کو کبھی بھی وہ لباس نہیں پہننا چاہیے جو مردوں سے تعلق رکھتا ہے۔اور نہ ہی کبھی اسے اپنے بال کٹوانے چاہئیں اور جب وہ ایسا کرتی ہے تو وہ زبردستی مردوں کے حلقے میں داخل ہو کر مردوں جیسا اختیار حاصل کرتی اور الٹا کام کرتی ہے۔ جب عورت پلپٹ پر کھڑی ہو کر منادی کرتی ہے جس کا کہ اسے حکم نہیں تو وہ ظاہر کرتی ہے کہ اس میں کون سی روح ہے۔ایسی عورت مخالفِ مسیح کا کردار ادا کرتی ہے ۔ اس میں رومن کیتھولک بیج موجود ہوتا ہے۔گو وہ اس کو تسلیم کرنے سے انکار کرتی ہے ۔لیکن جب یہ بات کلام کی روشنی میں دیکھی جائے۔تو صرف خدا ہی سچا ٹھہرے اور ہر ایک آدمی جھوٹا ۔ آمین۔

215-2 آیئے ۔ ذرا ہم ابتداء کی طرف واپس جائیں ۔ اصل تخلیق، جس سے آج ہم واقف ہیں ۔ خدا نے ہر چیز کا جوڑا بنایا ۔نر اور مادہ دو تھے ۔ایک مرغ اور ایک مرغی ۔ دو مویشی ۔ایک گائے اور بیل ۔ٹھیک اسی ترتیب کے ساتھ ۔۔ لیکن جب ہم انسان کی طرف آتے ہیں تو وہ صرف اکیلا ہی تھا۔ وہ ایک جوڑا نہیں تھا۔آدم کو خدا کی صورت پر بنایا گیا تھا۔ وہ خدا کا بیٹا تھا۔خدا کا بیٹا ہونے کی حیثیت سے وہ نہ آزمائش میں پڑ سکتا اور نہ ہی گر سکتا تھا۔ یہ ناممکن تھا۔اس لیے خدا نے آدمی کی ضمنی پیداوار کو لیا کہ اس کے گرنے کا جواز پیدا کرے۔ عورت کبھی بھی خدا کی حقیقی تخلیق کے طور پر براہ راست خدا کے ہاتھ سے نہ بنی تھی ۔اسے مرد میں سے پیدا کیا گیا۔اور جب خدا نے اسے مرد میں سے نکالا ۔تو پھر تخلیق شدہ تمام مادہ چیزوں سے مختلف تھی ۔اسے ورغلایا جا سکتا تھا وہ اغوا کیے

جانے کے قابل تھی۔کائنات کی کوئی مادہ غیر اخلاقی نہیں ہوسکتی ۔لیکن انسانی مادہ کو تقریباً کسی بھی وقت چھواء جا سکتا ہے۔اور اس کمزوری نے شیطان کو موقع دیا کہ وہ سانپ کے ذریعے اس کو بہکائے اور اس طرح وہ خدا اور اس کے کلام کے سامنے بڑی انوکھی حیثیت بن کر رہ گئی۔ایک طرف تو وہ ہر قسم کی غیر مہذب۔ناپاک اور مکروہ چیز کا نمونہ ہے۔دوسری طرف وہ ہر قسم کی خوبصورت پاک اشیاء روح کے مسکن اور خدا کی برکات کا نمونہ ہے۔ایک طرف تو اسے کسبی کہہ کر پکارا گیا ہے۔جو اپنی حرامکاری کی مے کے نشہ میں ہے۔لیکن دوسری طرف اس کو مسیح کی دلہن کہا گیا ہے۔ایک طرف تو اسے بابل کا راز اور خدا کے آگے مکروہ کہا گیا ہے۔لیکن دوسری طرف اس کو نیا یروشلم ہماری ماں کہہ کر پکارا گیا ہے۔ایک طرف تو اسے بدکار اور ایسی عیاش کہا گیا ہے جو جلدی سے آگ کی جھیل میں جو اس کی مناسب جگہ ہے ڈالی جانے کے قابل ہے۔لیکن دوسری طرف وہ آسمان تک سر بلند کی گئی ہے تاکہ وہ خدا کے تخت میں شریک ہوسکے۔جو اس ملکہ کے لیے تیار شدہ ہے۔

216-1 تھواتیرہ کے کلیسیائی زمانے میں وہ حکومت کرنے والی چیز ہے۔وہ راز بابل ہے۔وہ ایک بڑی کسبی ہے۔وہ ایزبل اور جھوٹی نبیہ ہے کیونکہ حقیقی عورت خدا کے تابع ہے۔اس کا سر مسیح ہے۔اس کا اپنا کلام نہیں بلکہ مسیح کا۔اسکے خیالات مسیح کے خیالات،کوئی رہبر نہیں بلکہ مسیح ہے۔لیکن اس کلیسیا کی بابت کہا ہے کہ اس نے کلام کو باہر پھینک دیا ہے۔بائبلوں کو ضائع اور دیندار لوگوں کی کوششوں کو ناکام کیا ہے۔اور جن لوگوں نے سچائی کی منادی کی اس نے انکو قتل کر دیا ہے۔اس نے بادشاہوں،شہزادوں اور قوموں پر تسلط قائم کیا ہے۔وہ فوجوں پر قابض ہے۔اور دعویٰ کرتی ہے کہ وہ مسیح کا حقیقی بدن ہے۔اور اس کے پوپ مسیح کے قائم مقام ہیں۔شیطان نے اسے یہاں تک بہکایا ہے کہ وہ خود دوسروں کو بہکا رہی ہے۔وہ شیطان کی دلہن ہے اور اس نے ایک ناجائز بچے کو جنم دیا۔جس کا نام مذہب ہے۔

216-2 تمام تاریک زمانوں میں وہ راج کرتی رہی ہے۔تقریباً نوسو سال تک اس نے بربادی اور غارت گری کی۔اس نے فنون کو ختم اور سائنس کو برباد کیا ہے۔اور موت کے علاوہ اور کچھ پیدا نہیں کیا یہاں تک کہ سچائی کی روشنی تقریباً ختم ہوگئی تیل اور مے نے بہنا تقریباً بند کر دیا۔تاہم وہ دنیا کے بادشاہوں پر حکومت کرتی رہی۔اور مطالبہ کرتی رہی کہ سب لوگ اس کے شہری بنیں۔تب بھی ایک چھوٹا سا گروہ تھا جو خدا سے تعلق رکھتا تھا اور ان کی شہریت آسمانی تھی۔اور وہ ان کو برباد نہ کرسکی۔روم کی یہ کلیسیاء اس قدر بدکار اور بت پرست تھی جس قدر ملکہ عتالیہ جس نے تمام شاہی نسل کو برباد کرنے کی کوشش کی اور تقریباً کامیاب بھی ہوگئی۔لیکن خدا نے ایک کو محفوظ رکھا۔اور اس میں سے مزید وفادار لوگ پیدا ہوئے۔چنانچہ خدا نے اس طویل تاریک رات میں ایک چھوٹے سے گلے کو بچا کر رکھا کہ بالآخر اس میں سے ایک شخص لوتھر اٹھ

کھڑا ہوا۔

217-1 کوئی بھی شخص جو رومن کیتھولک کلیسیا اور اس کی عبادت کے طریقوں کے متعلق جانتا ہے۔ وہ آپ کو بتا سکتا ہے کہ روح نے تھواتیرہ کے شہر کو کیوں چنا کہ وہ تاریک زمانوں میں کلیسیا کی نمائندگی کرے۔ یہاں تک ٹھیک ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔

زمانہ

217-2 تھواتیرہ کا زمانہ ہر زمانے سے زیادہ طویل ہے۔ یہ تقریباً نوسو سال تک چلا۔ یعنی 606ء تا 1820ء تک

پیامبر

217-3 عرصہ دراز سے کلیسیا دو حصوں یعنی مغربی اور مشرقی میں میں بٹی ہوئی ہے۔ یکے بعد دیگرے ان دونوں حصوں میں اصلاح کار کھڑے ہوتے رہے۔ اور کچھ عرصہ تک کلیسیا کے ٹکڑوں کو خدا کی گہری رفاقت کی طرف لے چلتے رہے۔ ایسا ہی ایک شخص مغرب میں فرانسیس آف اسیسی (Francis of Assisi) بھی تھا۔ وہ کچھ دیر تک بڑا کامیاب رہا۔ لیکن اس کا کام بھی بالاآخر روم کی مذہبی حکومت کے ماتحت کر دیا گیا۔ پیٹر والڈو آف لیوئیس (Lyous) ایک تاجر تھا۔ جس نے اپنی لادینی زندگی کو ترک کر دیا۔ اور خدا کی خدمت میں سرگرم ہو گیا۔ اور اس نے بہت سے لوگوں کو اس کی طرف مائل کیا۔ لیکن وہ اپنے کام میں غیر فعال ہوا اور پوپ نے اسے کلیسیاء سے خارج کر دیا۔ جب اس بات کو کلام کی روشنی میں پرکھا جائے تو مشرق اور مغرب کے اندر کوئی بھی ایسا آدمی نظر نہیں آتا جو اس زمانے کا پیامبر ہونے کا درجہ حاصل کر سکے۔ تاہم برطانیہ کے جزیرے میں دو شخص تھے۔ جن کی خدمت کلام اور کلام کی حیثیت سے اس امتحان پر پوری اتری ہے۔ وہ مقدس پیٹرک اور کولمبا تھے۔ یہ مقدس کولمبا ہے۔ جس کے نام پر پیامبر ہونے کا قرعہ نکلتا ہے۔

217-4 گو تھواتیرہ کی کلیسیا کا پیامبر کولمبا تھا۔ تو بھی میں تھوڑی دیر کے لیے مقدس پیٹرک کو اپنے لیے ایک نمونہ کے طور پر پیش کر کے روم کے اس دعویٰ کو جھٹلانا چاہتا ہوں کہ مقدس پیٹرک اس کا پیروکار تھا۔ پیٹرک کی پیدائش مقدس مارٹن کی بہن کے گھر دریائے کلانڈ کے کنارے پر واقع ایک شہر بونا درن میں ہوئی۔ ایکدن جب وہ اپنی دو بہنوں کے ساتھ سمندر کے کنارے پر کھیل رہا تھا۔ تو بحری قزاقوں نے انکو اغواہ کر لیا۔ لیکن مقدس پیٹرک کو جسے سکاٹ بھی کہا جاتا تھا شمالی آئر لینڈ کے ایک نواب کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ اس کی ذمہ داری سواروں کی دیکھ بھال تھی۔ یہ کام کرنے کے لیے اس نے کتوں کو ٹریننگ دی۔ اس نے کتوں کو اس کام کی ٹریننگ دی کہ لوگ دور و نزدیک سے ان کتوں کو خریدنے کے لیے آتے۔ وہ اپنی تنہائی میں خدا کی طرف پھرا اور بچ گیا۔ پھر اس کے دل کے اندر اپنے گھر والدین کے پاس لوٹ کر جانے

اوران کو بچانے کی خواہش پیدا ہوئی۔ایک دن اس کے ذہن میں ایک تجویز آئی جس نے اس کی ٹریننگ دینے والی صلاحیت کو کارآمد ثابت کیا۔اس نے کتوں کو سکھایا کہ وہ اس کے اوپر لیٹ کر اس کے بدن کو پورے طور پر چھپا دیں اور جب تک ان کو حکم نہ دیا جائے وہ وہاں سے نہ ہلیں۔یوں ایک دن جب اس کے مالک نے کئی کتوں کو بیچ دیا تو پیٹرک نے کتوں کے لیڈر کے سوا سب کو حکم دیا کہ وہ کشتی میں سوار ہو جائیں کتوں کا لیڈر جس کو بعد میں اس نے ایک پوشیدہ اشارہ دیا بھاگ نکلا اور کشتی میں سوار ہونے سے انکار کر دیا جب مالک اور خریدار نے کتے کو پکڑنے کرنے کی کوشش کی تو پیٹرک نے کشتی میں سوار ہو کر کتوں کو اشارہ دیا کہ وہ اسے ڈھانپ لیں اس کے بعد ایک سیٹی کے ذریعے اس نے کتوں کے لیڈر کو بھی کشتی میں سوار ہو کر اپنے اوپر کھڑا ہونے کا اشارہ دیا چونکہ پیٹرک کو کسی طرح بھی دیکھا نہ جا سکتا تھا اس لیے کتوں کے خریدار نے اپنی کشتی سمندر میں ڈال کر چلنا شروع کر دیا۔جب اس نے اس بات کی تسلی کر لی کہ کپتان اس قدر دور جا چکا ہے جہاں سے اس کی واپسی ممکن نہیں تو پیٹرک نے ایک دوسرا اشارہ دیا جس نے ان کے درمیان ابتری پھیلا دی اسکے بعد اس نے کپتان کو بتایا کہ جب تک وہ اس کو ساحل پر اس کے گھر کے پاس نہ اتارے وہ کتوں کو ابتری پھیلانے کا حکم دیتا رہے گا۔وہ جہاز پر قبضہ کر لے گا۔چونکہ کپتان ایک مسیحی تھا اس لیے جب اس نے لڑکے کی داستان سنی تو اس نے اسے خوشی کے ساتھ اس کے گھر کے پاس ساحل پر اتار دیا۔

وہاں پیٹرک ایک بائبل سکول میں داخل ہوا اور بعد میں آئیر لینڈ کے اندر واپس آیا جہاں اس نے کلام اور خدا کی قدرت کے ذریعے بہت سے نشانوں اور عجیب کاموں کے ساتھ لوگوں کو خدا کے لیے جیتا۔وہ کبھی بھی روم میں نہیں گیا تھا اور نہ ہی کبھی اسے روم نے حکم دیا تھا۔لیکن حقیقت یہ ہے کہ جب رومیوں نے جزیرے میں اپنا قدم جمایا۔اور موقع کو غنیمت سمجھا تو انہوں نے ایک لاکھ مسیحیوں کو کئی سالوں میں جو پیٹرک کے ذریعے خُداوند کے پاس آ کر بڑھے تھے قتل کر دیا مقدس پیٹرک کی وفات کے تقریباً ساٹھ سال بعد مقدس کولمبا شمالی آئیر لینڈ کے ضلع ڈونگاں میں فرگوس کے شاہی خاندان میں پیدا ہوا۔وہ ایک ہونہار اور ایسا تقدیس شدہ عالم بن گیا۔جس نے کلام کے بہت سے حصوں کو یاد کر رکھا تھا۔خدا نے اسے آواز دے کر مشنری ہونے کے لیے بلایا۔خدا کی آواز سننے کے بعد اسے کوئی چیز روک نہ سکتی تھی اور اس کی معجزانہ خدمت نے بہت سے تاریخدانوں کو مجبور کر دیا کہ وہ اسے رسولوں کے زمرے میں شامل کریں۔اس کی خدمت ان نشانوں کے ساتھ جو ساتھ ساتھ رونما ہو رہے تھے اس قدر عظیم تھی کہ بعض لوگوں نے (خصوصاً روم کے طالب علموں نے) سوچا کہ واقعات کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا جاتا ہے۔

218-2 اپنے ایک مشنری دورے کے وقت جب وہ ایک فصیلدار شہر کے پاس پہنچا تو اس نے اپنے سامنے دروازوں کو

بند پایا۔ اس نے دعا کے ذریعے اپنی آواز کو بلند کیا کہ خدا مداخلت کر کے اسے لوگوں کے سامنے منادی کرنے کے لیے موقع فراہم کرے۔ لیکن جونہی اس نے دعا شروع کی تو کچہری کے جادوگروں نے اسے اونچی آوازوں کے ساتھ پریشان کرنا شروع کیا۔تب اس نے ایک زبور گانا شروع کیا جونہی اس نے زبور گایا خدا نے اس کی آواز کو اس قدر اونچا کر دیا کہ اس نے بت پرستوں کی آوازوں کو دبا لیا۔ اچانک دروازہ خود بخود کھل گیا اس نے اندر داخل ہو کر خوش خبری کی منادی کی اور بہت سے لوگوں کو خداوند کیلئے جیت لیا۔

219-1 ایک اور موقع پر جب اسے ایک گاؤں سے نکال دیا گیا تو جونہی اس نے چلنے کے لیے منہ موڑا کہ شہر کے امیر کا لڑکا بہت سخت بیمار پڑ گیا یہاں تک کہ اس کے بچنے کی کوئی امید نہ رہی فوری طور پر مقدس کولمبا کو تلاش کر کے بلایا گیا جب اس نے ایمان کی دعا کی تو لڑکا فوراً تندرست ہو گیا اس کے بعد وہ گاؤں انجیل کی منادی کے لیے کھل گیا۔

219-2 خالص کلام جسے کولمبا اور اس کے ہم خدمت لوگوں نے پیش کیا وہ سارے سکاٹ لینڈ میں پھیل گیا اور اس نے بہت سے لوگوں کو خداوند کی طرف پھیر دیا یہ آئیر لینڈ اور شمالی یورپ کے اندر بھی جا پہنچا خوش خبری کو پھیلانے کے لیے اس کا طریقہ ایسا تھا کہ وہ بارہ آدمیوں کو ایک آدمی کی رہنمائی میں کسی نئے علاقے میں بھیجتا تھا اور اس کو خوشخبری سنانے کا ایک مرکز بنا لیتا تھا ان بارہ آدمیوں میں ترکھان، استاد اور مناد وغیرہ ہوا کرتے تھے جو سب کلام سے واقف اور مقدس زندگی بسر کیا کرتے تھے یہ چھوٹی سی بستی ایک فصیل میں گھری ہوئی تھی جلد ہی اس بستی کو طالب علموں اور ان کے خاندانوں سمیت انکے گھروں میں گھیر لیا جاتا۔ وہاں وہ کلام کو سیکھ کر مشنری لیڈر اور مناد بن کر خدا کی خدمت کے لیے تیار ہوتے تھے ان لوگوں کو بیاہ شادی کی اجازت تھی گو ان میں سے بہت سے لوگوں نے خدا کی بہتر خدمت کرنے کی خاطر شادیاں نہ کیں انہوں نے حکومت سے کوئی عوضانہ وصول نہ کیا اور یوں ہر طرح کی سیاست سے مُبرّا تھے ۔ اور بجائے اس کے کہ وہ دوسرے مذاہب پر حملہ کرتے انہوں نے سچائی کو سکھایا کیونکہ ان کا ایمان تھا کہ سچائی اس حد کو پورا کرنے کے لیے ایک ایسا ہتھیار ہے جو ان کے متعلق خدا کے ذہن میں ہے وہ مکمل طور پر روم سے آزاد تھے۔

219-3 مقدس کولمبا ایک بہت بڑے بائبل سکول کا بانی تھا جب وہ وہاں پر گیا تو یہ جزیرہ اس قدر بنجر اور پتھریلا تھا کہ ان سب کے لیے کافی خوراک پیدا کرنے سے قاصر تھا کولمبا اپنے ایک ہاتھ سے بیج بوتا تھا جب کہ اس کو دوسرا ہاتھ دعا میں اوپر کی طرف اٹھا رہتا تھا آج یہ جزیرہ دنیا میں سب سے زیادہ زرخیز ہے بائبل کے اس مرکزی جزیرہ سے بہت بڑے عالم جو خدا کی قوت اور دانائی سے بھرے ہوئے تھے باہر نکلے۔

219-4 جب میں خدا کے اس عظیم خادم اور اس کے عجیب و غریب کاموں کے بارے میں پڑھتا ہوں جو اس نے کیے

تو میرا دل یہ دیکھ کر اداس ہو جاتا ہے کہ پاپائی طاقت نے سب آدمیوں کو اپنی گرفت میں لینے کی خاطر مشن کے علاقوں کو ناپاک کر دیا اور جس سچائی کو کولمبا نے سکھایا تھا اسے برباد کر دیا

تسلیمات

220-1 مکاشفہ 2:18 '' خدا کا بیٹا جس کی آنکھیں آگ کے شعلہ کی مانند اور پاؤں خالص پیتل کی مانند ہیں یہ فرماتا ہے''

تھواتیرہ کے زمانے میں خدا کا جو مکاشفہ دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ یسوع ابنِ خدا ہے۔ایک بار جب وہ اپنے بدن کے اندر تھا تو وہ بطورِ ابنِ آدم جانا گیا لیکن اب سے ہم اسے جسم کے مطابق نہ جانیں گے۔ وہ مزید ابنِ آدم یعنی عظیم نبی نہیں جس نے اپنے آپ میں تمام پیشن گوئیوں کو پورا کیا۔ اکلوتا بیٹا اب واپس باپ کی گود میں جا چکا ہے اب ہم اسے جی اٹھنے کی قدرت کے مطابق جانتے ہیں وہ جی اٹھا ہے اور اس نے اس کی عظیم قدرت کو لے لیا ہے یہ سب کچھ اس نے اس کے جلال کی ستائش کے واسطے کیا ہے وہ اپنا جلال کسی دوسرے کو نہ دے گا اور وہ کلیسیاء میں اپنی پیشوائی کسی دوسرے کے ماتحت نہ کرے گا

220-3 وہ تھواتیرہ کی کلیسیاء کی طرف دیکھتا ہے اور یہاں اس شہر اور اس چوتھے زمانے میں جو جلال صرف اسی کا تھا جو کہ دوسروں کو دے دیا گیا جب اس نے اپالو کو خدا کے بیٹے کی طرح عزت حاصل کرتے دیکھا تو اس کی آنکھیں آگ کے شعلوں اور عدالت کے غضب سے بھڑک اٹھیں اس لیے کہ وہ ایک باپ کا اکلوتا تھا تھواتیرہ کے زمانے کے مذاہب پر اس کی عدالت کس قدر ہولناک ہو گی۔ جس کے اندر کلیسیاء کے ممبر دیوتا کے بیٹے (اپالو کی جو کہ زیوس کا بیٹا ہے) کی پرستش کرنے والے لوگ اس انسانی حاکم جس کی پشت پناہی حکومت کرتی ہے۔ بڑائی کرتے ہیں۔ اور بالکل یہی بات اس نے دیکھی۔ رومن کیتھولک کلیسیا مکمل طور پر بتوں کی پرستش جس میں سورج دیوتا کی رسومات بھی شامل تھیں غرق ہو چکی تھی اور انہوں نے ایک انسان یعنی پوپ کو اصل الوہیت کی جگہ دے دی۔ اور یہ سب حکومت اور کلیسیاء کا نکاح باندھے جانے کے باعث ہوا ٹامس اکیوئینس (Thomas Aquinas) اور الومیرس پیلاگیس (Alverus Pelagius) نے ایک کُلیہ تیار کر کے کہا کہ '' جو لوگ پوپ کو روحانی آنکھوں سے دیکھتے ہیں ان کے لیے وہ انسان نہیں بلکہ خدا ہے اس کے اختیار میں کوئی رکاوٹ نہیں جو کچھ وہ چاہے اس کو درست قرار دے سکتا ہے اور کسی سے اس کے اختیار کو جس طرح وہ چاہے وہ چھین سکتا ہے اس اختیار پر شک کرنے سے کوئی اپنے لیے نجات کے دروازے بند کر سکتا ہے۔ کلیسیاء کے سب سے بڑے دشمن وہ لوگ ہیں جو تابعداری کے بند میں نہیں بندھتے '' خدا اور انسانوں کے بیچ ایک درمیانی ہے یعنی یسوع مسیح''۔ (ابنِ خدا)۔1 تیمتھیس 2:5

220-4 لیکن روم کے پوپ نے کلام کو تبدیل کر دیا اس نے اسے اس طرح بنایا ہے کہ خدا اور انسان کے بیچ ایک ہی درمیانی ہے وہ یہ نہیں کہتا کہ خدا اور انسانوں کے بیچ. بلکہ خدا اور انسان کے بیچ۔ اس لیے اب وہ درمیانی اور انسانوں کے بیچ درمیانی بن بیٹھا ہے لیکن یسوع کے علاوہ اور کوئی درمیانی نہیں پوپ کا دعویٰ یہ ہے کہ نجات صرف رومن کیتھولک کلیسیا کے وسیلہ سے ہے۔ لیکن خدا کے بیٹے کے علاوہ اور کسی کے وسیلہ سے نجات نہیں ہے اور اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں کہ اس کی آنکھیں آتشِ عدالت سے جل رہی ہیں۔ اس کے پاؤں اس دنیا کے بدکار بادشاہوں کی راکھ کو روندنے کے لیے تیار کھڑے ہیں۔ اس کے پاؤں خالص پیتل کی مانند ہیں۔ اسلیے کہ وہ ہماری خاطر عدالت میں سے ہو کر نکلے ہیں۔ اب وہ ہماری بنیاد ہیں۔ کیونکہ جو کچھ اس نے حاصل کیا ہے۔ وہ ہمارا ہے۔ ہم خدا کے بیٹے یسوع کے ساتھ شفاعت کئے جاتے ہیں۔

221-1 یہی زمانہ تھا جس میں اسلام ابھرا۔ اور اس نے خدا کے بیٹے کا انکار کیا۔ اور ان سب کو جو مسیحی کہلاتے تھے موت کے گھاٹ اتارنے کا ارادہ کیا۔

221-2 اس زمانے کے اندر جھوٹی کلیسیا نے قادرِ مطلق خدا کے پہلے حکم سے بغاوت کی۔ اور دوسرے حکم کو توڑنے کے لیے بڑی آہستگی کے ساتھ قدم اٹھایا۔ کیونکہ اس نے اپنے پوپ کو یسوع مسیح کی جگہ رکھ کر بتوں کی پوجا کو اس حد تک قائم کر دیا۔ کہ جو لوگ اس سے انکار کرتے ان پر موت کا حکم صادر کیا جاتا۔ صرف تھیوڈورہ (Theodora) کی حکومت کے دوران 1842ء سے لے کر 1867ء تک ایک لاکھ سے زیادہ مقدسین کو اس لیے قتل کر دیا گیا کہ انہوں نے بتوں کو کوئی اہمیت نہ دی۔

221-3 یقیناً اس زمانے کو توبہ کرنی چاہیے۔ یا سب کچھ کھو دینے کے لیے تیار ہونا چاہیے۔ اب رہا خداوند کا جلال تو اس خدا کو۔۔۔ اس کے کلام کو ایک طرف ہٹا دیا گیا۔ اس کے وجود کا انکار کیا گیا۔ لیکن انسانی ہاتھ اور انسانی دل اسے تخت سے نہیں اتار سکتے۔ اگرچہ وہ اس کا انکار بھی کرتے رہیں تو بھی وہ وفادار ہے۔ اسے اس کا انکار کرنے دیں۔ وہ وفادار نہیں ہیں۔ اے چھوٹے گلے نہ ڈر۔ کیونکہ باپ کو پسند آیا کہ بادشاہی تجھے دے۔ اور جب میں پیتل کے پاؤں اور شعلہ زن آنکھوں کے ساتھ آؤں گا۔ تو تمہیں اس کا اجر دونگا۔ عدالت میری ہوگی اور میں تمہیں صلہ دونگا۔ خداوند فرماتا ہے۔

تعریف

221-4 مکاشفہ 2:29 میں تیرے کاموں اور محبت اور ایمان اور خدمت اور صبر کو تو جانتا ہوں۔ اور یہ بھی کہ تیرے پچھلے کام پہلے کاموں سے زیادہ ہیں''۔

221-5 یہاں ہم پھر وہی تعارفی الفاظ پاتے ہیں۔ کہ ''میں تیرے کاموں کو جانتا ہوں۔ خدا کے بیٹے نے خود کہا کہ ''جو

کام کرتا ہوں ۔ان ہی سے میرا یقین کرو‘‘ ۔ جب وہ زمین پر تھا۔تواس نے اپنے کاموں پر زور دیا۔جو کام اس نے کیے وہ خدا نے اس کے اندر ایمان کو تحریک دینے لیے لیے مقرر کیئے تھے ۔ یہ اس کی خدمت کا ایک بہت عظیم حصہ تھا۔اس کا پاک روح پولس رسول کے وسیلہ سے کہتا ہے کہ ’’ہم اس کی کاریگری ہیں۔اور مسیح یسوع میں ان نیک اعمال کے واسطے مخلوق ہوئے جن کو خدا نے پہلے سے ہمارے کرنے کے لیے تیار کیا تھا۔‘‘ افسیوں 2:10

222-1 اب ہماری نجات کے لیے ہمارے کام خدا پر ایمان لانے کی جگہ نہیں لے سکتے۔لیکن ہمارے کام اس ایمان کو ظاہر کرتے ہیں جو پہلے سے اس پر ہے۔اچھے کام آپ کو بچا نہیں سکتے۔لیکن وہ ایک نجات یافتہ شخص کے اندر سے خداوند کے پھل کی صورت میں ظاہر ہوں۔میں اچھے کاموں پر یقین رکھتا ہوں۔ یہاں تک کہ اگر کوئی شخص نجات یافتہ نہیں۔تو بھی اسے اچھے کام کرنے چاہئیں۔خدا کی نظر میں یہ کس قدر ہولناک بات ہے کہ کوئی انسان برے کام کرے اور کہے کہ وہ خداوند کی مرضی کو پورا کر رہا ہے۔ یہ وہ بات ہے جو بشپ ،پوپ اور روم کی مذہبی حکومتیں کرتی رہی ہیں۔ وہ خداوند کے نام سے لوگوں کو قتل اور ان کو ہاتھ پاؤں سے بیکار اور ہر قسم کے برے سلوک کرتے ہیں ۔ جو کچھ کلام کہتا ہے وہ بالکل اس کے برعکس کرتے ہیں۔ ان برے دنوں میں ان حقیقی ایمانداروں نے جب متواتر اچھے کام کیئے تو وہ تاریکی کے اندر ایک روشنی تھے۔ اور اس لئے کہ انہوں نے لعنت کے جواب میں برکت دی۔ انہوں نے خدا کی تعظیم کے لیے سچائی کے کام کیئے۔گو اس کی خاطر بہت سے لوگ مر گئے۔

222-2 اس آیت میں وہ اپنے بچوں کو شاباش دے رہا ہے کیونکہ وہ تبدیل شدہ زندگی بسر کر رہے تھے۔اور ان کے کام ان کے اندر نئی روح کی گواہی دے رہے تھے۔لوگوں نے ان کے اچھے کاموں کو دیکھکر خدا کی تعریف کی۔ جی جناب۔اگر آپ مسیحی ہیں تو آپ وہی کریں گے جو درست ہوگا۔آپ کے کام دکھائیں گے کہ آپ کا دل درست ہے۔ یہ کوئی ایسی چیز نہیں جو آپ پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ آپ اسکی مرضی کو اس وقت پورا کریں گے جب خدا کے سوا اور کوئی نہ دیکھتا ہو۔۔۔۔آپ اسکی مرضی کو پورا کریں گے۔خواہ اس کے لیے آپ کو اپنی جان ہی کیوں نہ دینی پڑے۔

222-3 ’’میں تیرے کاموں اور محبت اور ایمان اور خدمت اور صبر کو تو جانتا ہوں‘‘ آپ دیکھیں گے کہ ان کی محبت کو ’’ کاموں اور خدمت‘‘ کے درمیان رکھا گیا ہے۔اور وہ اس کے لیے مناسب جگہ ہے کیونکہ محبت کے بغیر خدا ہمارے کاموں کو قبول نہیں کرتا اور نہ ہی ہماری خدمت کو۔ پولس نے کرنتھیوں سے کلام کرتے ہوئے کہا ’’محبت کے بغیر کچھ بھی نہیں‘‘ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ یہ ایماندار نیکلیوں کی اس جماعت کے ساتھ تعلق نہ رکھتے تھے۔جنہوں نے نجات کے لیے اپنے کاموں پر بھروسہ کیا یا لوگوں کی تعریف پر تکیہ کیا۔

انہوں نے اپنے کاموں کو خدا کی اس محبت کے ساتھ کیا جو روح القدس کے وسیلہ سے ان کے دلوں میں ڈالی گئی۔ وہ پیار جو ان کے دلوں میں تھا۔ خدا کا پیار تھا جو وہ اپنے لوگوں کے ساتھ کرتا ہے۔ یسوع نے کہا ''اس سے لوگ جانیں گے کہ تم میرے شاگرد ہو۔'' جب تم ایک دوسرے سے محبت رکھو گے۔ بت پرست لوگوں نے جب ابتدائی مسیحیوں کو دیکھا تو کہا ''دیکھو وہ کس طرح ایک دوسرے کو پیار کرتے ہیں۔ یوحنا نے کہا'' کہ جو کوئی محبت رکھتا ہے۔ وہ خدا سے پیدا ہوا ہے۔'' یوحنا 4:7۔

223-1 یہاں میں آپ کو خبردار کرنا چاہتا ہوں۔ آخری دنوں کے متعلق یوں لکھا ہے کہ بدی کے بڑھ جانے کے باعث بہتوں کی محبت ٹھنڈی پڑ جائے گی۔ لو دیکھو یا آخری زمانے میں ذاتی محبت اور مادی چیزوں کا پیار خدا کی سچی محبت کی جگہ لے لے گا۔ ہمیں ان آخری ایام میں گناہ کی موت سے خبردار رہنے کی ضرورت ہے۔ بہت سے لوگ صرف اس لیے سخت ہو چکے ہیں کہ انہوں نے آخری دنوں کی روح کے اثر کو نہیں پہچانا یہ خدا کے نزدیک آنے اور اس کی محبت سے اپنی زندگیوں کو بھرپور کرنے کا وقت ہے۔ ورنہ ہم آخری زمانے کی کلیسیاء کی سرد مہری کو محسوس کریں گے۔ اور خدا کی سچائی کو جو ہماری مدد کرنے کے قابل ہے رد کریں گے۔

223-2 ان تاریک اور ہولناک سالوں کے دوران حقیقی انگور نے اپنی محبت کو خدا اور بھائیوں کے ساتھ قائم رکھا۔ خدا نے ان کو اس کا حکم دے رکھا تھا۔

223-3 ''میں تیری خدمت کو جانتا ہوں'' یسوع نے فرمایا ''جو سب سے بڑا ہے وہ سب کا خادم ہے'' ایک دانا شخص نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کچھ کہا کہ جو کچھ اس نے کہا ہے۔ اس کا مطلب ہے'' کہ صرف تواریخ ہی اس دعویٰ کی سچائی کو ثابت کر سکتی ہے'' وہ آدمی درست تھا۔ تاریخ کی عظیم شخصیتیں خادم ہو چکی ہیں۔ جن لوگوں نے خدمت کرانے کی خواہش رکھی اور جن لوگوں نے جابر حاکم اور ہمیشہ سر بننے کی خواہش کی ان کو ہمیشہ شرم اٹھانی پڑی۔ یہاں تک کہ جن دولت مندوں نے اپنی دولت کو درست طور پر استعمال نہ کیا خدا نے ان کو بھی رد کیا۔ لیکن جب آپ تاریخ کو دیکھیں گے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ حقیقی طور سے عظیم شخص وہ تھے جنہوں نے دوسروں کی خدمت کی۔ تواریخ ان لوگوں کے لیے کبھی نعرہِ تحسین بلند نہ کرے گی جن کے لیے بہت کچھ کیا گیا ہے۔ لیکن یہ ان لوگوں کی ہمیشہ تعریف کرے گی جنہوں نے دوسروں کے لیے بہت کچھ کیا۔ اب آیئے۔ اس بات کو ہم اپنے ساتھ منسلک کر کے دیکھیں۔ جس طرح ابنِ آدم خدمت کرانے کے لیے نہیں بلکہ خدمت کرنے کے لیے آیا۔ اسی طرح ہمیں بھی وہی نمونہ اختیار کرنا ہے۔ جوں ہی وہ رسولوں کے پاؤں پر جھک کر ان کے تھکے ہوئے اور گندے پاؤں کو دھوتا ہے تو آپ اس کی طرف دیکھیں۔ اس نے کہا'' کہ جو کچھ میں کرتا ہوں اب تم اسے نہیں سمجھتے لیکن بعد میں سمجھو گے۔ جو کچھ تم مجھے کرتے ہوئے

دیکھتے ہوتمہیں بھی ایسا ہی کرنا چاہیے۔'' وہ خادم بن گیا تا کہ خدااس کوسربلند کرے۔اورایک دن مقدسوں کی عدالت کے وقت ہم اس کے منہ سے ان الفاظ کو سنیں گے'' اے اچھے اور وفادار نوکر شاباش خداوند کی خوشی میں شریک ہو۔ ہمیشہ خادم بنے رہنا مشکل ہے۔لیکن جو دوسرے لوگوں کے لیے خرچ کرتے اور خرچ ہوتے ہیں ایک دن اس کے ساتھ تخت پر بیٹھیں گے۔تب اس کی بڑی قدر کی جائے گی۔آیئے۔ہم صبح سے لے کر سورج کے غروب ہونے تک اپنے مالک کے لیے کام کریں۔آیئے! ہم اس کے عجیب پیار اور محافظت کا ذکر کریں اور جب زندگی ختم ہو جائے اور زمین پر ہمارے کام تمام ہوں اور وہاں حاضری لے جائے گی تو میں وہاں پر حاضر پایا جاؤں۔

224-1 ''میں تیرے ایمان کو جانتا ہوں'' یہاں وہ اس طرح کلام نہیں کرتا۔جس طرح اس نے پرگمن کی کلیسیاء کے ساتھ کیا کہ'' تو میرے نام پر قائم رہتا ہے۔'' اب وہ اپنے نام کی بات نہیں کرتا۔ بلکہ ان کی وفاداری کی تعریف کررہا ہے اور جب وہ ایسے کررہا ہے تو وہ ان کے صبر کا بھی ذکر کرتا ہے۔ وفاداری اور صبر ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔حقیقت میں صبر وفاداری کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ یعقوب کے خط میں یوں لکھا ہے۔ یعقوب 1:3 ''۔۔تمہارے ایمان کی آزمائش صبر پیدا کرتی ہے۔'' اس کے علاوہ اور کوئی طریقہ نہیں جس سے ہم صبر پیدا کرسکیں۔ یہ صرف ہمارے ایمان کی آزمائش سے آتا ہے۔

رومیوں 5:3 میں لکھا ہے کہ'' مصیبت سے صبر پیدا ہوتا ہے'' ۔یعقوب کے خط کے پہلے باب کی چوتھی آیت میں ہم دیکھتے ہیں کہ خدا ہمارے صبر کے کام کی تعریف کرتا ہے اور صبر کو اپنا پورا کام کرنے دو۔تا کہ تم پورے اور کامل ہو جاؤ اور تم میں کسی بات کی کمی نہ رہے۔'' خدا کا ارادہ ہمارے لیے کاملیت ہے۔ اور وہ کاملیت صبر ہے۔خدا کا انتظار کرنا اور خدا کے لیے انتظار کرنا، یہ ہمارے چال چلن کی تعمیر کا سلسلہ ہے۔خدا نے تاریک زمانے کے ان مقدسوں کی کس اونچے انداز سے تعریف کی ہے۔ان برّوں کی طرح جنہیں ذبح خانوں کی طرف لے جایا جاتا ہے، صابر ہیں۔انہوں نے بڑے پیار اور وفاداری کے ساتھ خدا کی خدمت کی۔ ان کی زندگی کا یہی مقصد تھا کہ اپنے خداوند کی خدمت کریں۔ان کا صلہ کس قدر بڑا ہوگا۔

224-2 ''میں تیرے کاموں کو جانتا ہوں اور یہ بھی کہ تیرے پچھلے کام پہلے کاموں سے زیادہ ہیں۔'' یہ یقیناً قابلِ تعریف ہے۔جس طرح شہیدوں کی تعداد دن بدن بڑھتی گئی۔ انہوں نے جانفشانی کے ساتھ کام کیا اور زیادہ سے زیادہ خدمت کی اور ان کا ایمان بڑھ گیا۔ یہ کس قدر دکھ کی بات ہے کہ افسیوں کے زمانے میں محبت کم ہو گئی۔ یقیناً دوسرے زمانوں میں محبت کے بڑھنے کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا۔لیکن اس زمانہ میں جو سب زمانوں سے زیادہ تاریک ہے انہوں نے اس کی پہلے سے زیادہ خدمت کی۔ یہ کیسا سبق ہے خدا کے

لیے اس محبت کی خدمت میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہوئی بلکہ اس میں ترقی ہوتی گئی ۔ یہ بھید ہے ۔ دشمن کو ہماری خدمت جو ہم خداوند کے لئے کرتے ہیں ٹیڑھی کرنے دیں، ہمارے حاصل خدمت میں اضافہ ہوگا۔" جب خوف زدہ لوگ خوف سے چلا رہے ہیں تو فتح کو پکارنے کا یہی وقت ہے"۔

224-3 میں تیرے کاموں کو جانتا ہوں ۔" کہ تیرے پچھلے کام پہلے کاموں سے زیادہ ہیں" جیسا کہ ہم نے پہلے کہا ہے کہ یہ زمانہ تاریک زمانہ ہے ۔ کیونکہ یہ تواریخ کے تمام زمانوں میں سب سے زیادہ تاریک ہے۔ یہ پوپ اینوسینٹ سوئم کا زمانہ تھا ۔ جس نے دعویٰ کیا کہ" وہ مسیح کا قائم مقام "۔ اور" کلیسیا اور دنیا کا حاکم اعلیٰ" ہے ۔ اس نے مسیحی کلیسیاء کی اصلاح کے دوران کے زمانہ میں تمام زمانوں سے زیادہ کشت و خون کا بازار گرم کیا۔ یہ بدکاری کا زمانہ اور کسبی کی حکومت تھی ۔ ساگیرئیس سوئم (Sagarius III) کی ایک داشتہ تھی اور اس نے پاپائی کوائر (عبادت کے وقت گانے والوں کی منڈلی) کو عورتوں اور مردوں کے ناجائز تعلقات اور حرامی بچوں سے بھر دیا ۔ اور یوں پاپائی محل کو ڈاکوؤں کی کھوہ میں تبدیل کر دیا گیا۔ انا ستیسز سوئم (Anastasius III) کو موروزیہ (Marozia) نے جو ساگیرئیس کی داشتہ تھی گلا گھونٹ کر مروا دیا۔ جان گیارہواں (John XI) موروزیہ کا ناجائز بیٹا تھا۔ جان بارہواں موروزیہ کا پوتا تھا۔ اور اس نے بیواؤں اور کنواریوں کی عصمت کو لوٹا اور عین زنا کاری کرتے وقت ایک عورت کے غضب ناک شوہر کے ہاتھوں مارا گیا۔ یہ پاپائی اختلاف کا زمانہ تھا۔ کیونکہ دو پاپائی طبقے تھے جن میں سے ایک ایوی گنون (Avignon) اور دوسرا روم کی جانب سے حکومت کرتا تھا۔ وہ ایک دوسرے سے جنگ کرتے اور لعنت بھیجتے تھے۔ یہ پوپ نہ صرف غیر اخلاقی جنسی کاموں (ناجائز بچوں کے باپ اور لونڈے بازی وغیرہ) کے مجرم تھے بلکہ سب سے اونچی بولی دینے والوں کے ہاتھ کہانت کے عہدے بیچنے کے مجرم بھی تھے۔

225-1 یہ وہ زمانہ تھا ۔ جس میں روشنی بڑی نقاہت کے ساتھ ٹمٹما رہی تھی ۔ تو بھی چند ایمانداروں نے بڑھتی ہوئی تاریکی میں زیادہ جوش کے ساتھ محنت کی ۔ حتیٰ کہ زمانے کے خاتمے پر بہت سے لوگ اصلاح کی کوشش میں اٹھ کھڑے ہوئے ۔ ان کی محنت اس قدر پر جوش تھی کہ انہوں نے آنے والے اصلاح کے لیے دو رویہ قطار بنا ڈالی ۔ چنانچہ جس طرح کلام اس زمانے کے متعلق کہتا ہے کہ" تیرے پچھلے کام یعنی (زمانے کے خاتمے) کا کلام پہلے کاموں سے زیادہ ہیں۔

225-2 لفظ تھواتیرہ کے کئی مطلب ہیں ۔ جن میں سے ایک "مسلسل قربانی ہے" بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ یہ عشائے ربانی کے متعلق پیشنگوئی ہے جو مسیح کی مسلسل قربانی کو پیش کرتی ہے ۔ یہ ایک شاندار خیال ہے ۔ لیکن اس کا مطلب خداوند کے سچے ایمانداروں کی زندگیوں اور محنت میں مسلسل قربانی بھی ہو

سکتی ہے۔

225-3 یقیناً تھواتیرہ کے یہ مقدسین فصل کا حاصل تھے۔ جو روح القدس اور ایمان سے معمور نیک اعمال کے لیے پید کیے گئے تھے۔ انہوں نے اپنی زندگیوں کو عزیز نہ سمجھا بلکہ اپنا سب کچھ خداوند کے طور پر دے دیا۔

ملامت

225-4 مکاشفہ 2:25 ''پر مجھے تجھ سے یہ شکایت ہے کہ تو نے اس عورت ایزبل کو رہنے دیا ہے۔ جو اپنے آپ کو نبیہ کہتی ہے اور میرے بندوں کو حرامکاری کرنے اور بتوں کی قربانیاں کھانے کی تعلیم دے کر گمراہ کرتی ہے''

225-5 اب اس آیت کے ساتھ ہی آپ کی توجہ 23 ویں آیت کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں تاکہ جس حقیقت کو میں شروع سے بیان کرتا چلا آرہا ہوں آپ اسکی صداقت کو دیکھ سکیں۔ ''اور اس کے فرزندوں کو جان سے مار دونگا۔ اور سب کلیسیاؤں کو معلوم ہوگا کہ گردوں اور دلوں کا جانچنے والا میں ہی ہوں''۔ میں ابتدا ہی سے کہتا چلا آرہا ہوں کہ اصل میں دو کلیسیائیں ہیں۔ گو ہر زمانے میں روح ان سے اسی طرح کلام کرتا چلا آرہا ہے۔ جیسے کہ وہ ایک ہی ہیں لیکن یہاں صاف طور بیان کیا گیا ہے کہ ان کلیسیاؤں میں سے بظاہر کچھ ایسی ہیں جو اس بات سے واقف نہیں کہ وہی ایک ہے جو گردوں اور دلوں کا جانچنے والا ہے۔ اور اب ان پر ثابت کرنا چاہتا ہے کہ یہ وہی ہے۔ لیکن وہ کون سی کلیسیائیں ہیں۔ جو اس سچائی سے واقف نہیں۔ بے شک یہ غیر حقیقی انگور ہے۔ کیونکہ حقیقی ایمان دار یقینی طور پر جانتے ہیں کہ عدالت خدا کے گھر سے شروع ہوگی۔ اور وہ خدا کا خوف رکھنے کی وجہ سے اپنے آپ کو جانچتے ہیں کہ ان کی عدالت نہ کی جائے۔

226-1 اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ خدا ان کلیسیاؤں کو اپنی کلیسائیں کیوں کہتا ہے جب کہ وہ غیر حقیقی انگور ہیں۔ اس کی اصلیت یہ ہے کہ وہ مسیحی ہیں۔ لیکن وہ روحانی مسیحی نہیں وہ جسمانی مسیحی ہیں۔ وہ بے فائدہ اس کا نام لیتے ہیں۔ مرقس 7:7 ''اور یہ بے فائدہ میری پرستش کرتے ہیں کیونکہ انسانی احکام کی تعلیم دیتے ہیں'' لیکن فی الواقع وہ مسیحی ہیں کیونکہ اس کے علاوہ وہ اور کیا ہو سکتے ہیں۔؟ ایک مسلمان، مسلمان ہے۔ اسلام اس کا مذہب ہے۔ اس کی پرواہ نہیں کہ وہ کس طرح کی زندگی بسر کرتا ہے۔ لیکن وہ قرآن کی تعلیم کو مانتا ہے۔ اسی طرح ایک مسیحی بھی جب تک اس حقیقت کو تسلیم کرتا ہے۔ کہ یسوع خدا کا بیٹا ہے، وہ کنواری سے پیدا ہوا ہے، مصلوب ہوا، مر گیا اور پھر زندہ ہو گیا۔ اور یہ کہ وہ بنی نوعِ انسان کا نجات دہندہ ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

درحقیقت لودیکیہ کے زمانے میں ایسے لوگ ہونگے۔ جو اپنے آپ کو مسیحی کہیں گے۔ گو وہ مسیح یسوع کی اعلیٰ خوبیوں کے قائل ہونگے تو بھی اس کی الوہیت سے انکار کرنے کے حقوق کو محفوظ رکھیں گے۔ مسیحی سائنسدانوں نے پہلے ہی ایسا کیا

ھوا ہے۔اس کے علاوہ ایک بہت بڑی بھیڑ خوشخبری کو پیش کر رہی ہے۔ایسا شخص نام کا مسیحی ہے اور کلیسیا سے تعلق رکھتا ہے لیکن وہ حقیقی اور روحانی ایماندار نہیں ہے۔اس قسم کا ایماندار وہ ہے جو مسیح کے بدن میں شامل ہونے کا بپتسمہ حاصل کر چکا ہے اور اس کا ممبر ہے۔لیکن یاد رکھیں کہ یہ خدا کا انتظام ہے کہ کڑوے دانے گیہوں کے ساتھ ساتھ بڑھیں۔ اور ان کو اکھاڑا نہ جائے۔ یہ خدا کا حکم ہے۔ ان کے باندھنے اور جلائے جانے کا وقت آ رہا ہے۔لیکن ابھی نہیں۔

226-2 چنانچہ روح یہاں ملی جلی گروہ سے مخاطب ہے۔ ایک طرف تو وہ تعریف کر رہا ہے اور دوسری طرف وہ انکو ملامت کر رہا ہے۔اس نے بتا دیا ہے کہ حقیقی ایماندار کے لیے کیا درست ہے۔اب وہ خبردار کر رہا ہیکہ اگر جھوٹا انگور خداوند کے حضور راستباز بن کر کھڑا ہونا چاہتا ہے تو اسے کیا کرنا چاہیے۔

وہ عورت ایزبلؔ

226-3 یعقوبؔ رسول اس راستے کی نشاندہی کرتا ہے جس سے گناہ داخل ہوتا ہے۔یعقوب 1:14-15 ’’ہاں ہر شخص اپنی ہی خواہشوں میں کھنچ کر اور پھنس کر آزمایا جاتا ہے۔پھر خواہش حاملہ ہو کر گناہ کو جنتی ہے اور گناہ بڑھ چکا تو موت پیدا کرتا ہے‘‘۔ جو کچھ کلیسیائی زمانوں میں ہوتا آیا ہے یہ اس کی تصویر ہے جس طرح گناہ صرف احساسات سے شروع ہوا, اسی طرح کلیسیا میں موت بھی بڑی سادگی کے ساتھ آئی اور نیکلیوں کے کاموں کی طرف بہت کم توجّہ دی گئی۔کاموں کے بعد یہ ایک تعلیم کی صورت میں سامنے آئی اور تعلیم کے بعد اس نے ریاست کے اقتدار کو بغل گیر کیا اور بُت پرستی کو متعارف کرایا اور اب اس زمانے میں یہ اپنی نبیہ (استاد) کے پاس پہنچ گئی اور اب یہاں سے آگے بڑھتی جائے گی جب تک کہ یہ آگ کی جھیل میں داخل نہ ہو جائے کیونکہ یہی وہ جگہ ہے جہاں جا کر خاتمہ ہوگا یعنی دوسری موت۔

227-1 چوتھے زمانے میں خدا کی آواز اس نبیہ (ایزبلؔ) کو ملامت کرتی رہی ہے۔اس بات کو سمجھنے کے لیے کہ خدا اس کو کیوں لعن طعن کرتا رہا ہے۔ہمیں بائبل میں سے اس کی تواریخ کو پڑھنا پڑے گا اور تب ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ اب کیا ہو رہا ہے۔

227-1 سب سے پہلی اور اہم بات جو ایزبلؔ کے متعلق ہے وہ یہ ہے کہ وہ ابرہامؔ کی بیٹی نہیں اور نہ ہی اس کو اسرائیل کے قبیلے میں کوئی داخلہ ملا جس طرح کہ موآبی روتؔ نے حاصل کیا۔نہیں جناب! یہ عورت اتبعلؔ کی بیٹی تھی جو صیدانیوں کا بادشاہ تھا۔

1 سلاطین 16:31 اور یہ عستارات کا کاہن بھی تھا۔اس نے اپنے پیش رو کو قتل کر کے بادشاہی کو حاصل کیا تھا۔اس لیے ہم دیکھ سکتے ہیں کہ وہ ایک قاتل کی بیٹی تھی۔(یہ بات یقینی طور پر

قائن کی یاد کو تازہ کرتی ہے) جس طریقے سے وہ اسرائیل میں شریک ہوئی وہ خدا کے اس طریقے سے کوئی تعلق نہیں رکھتا تھا جو اس نے غیر قوموں کے داخلے کے لیے مقرر کر رکھا تھا۔ وہ صرف اخی ابؔ کے ساتھ جو کہ دس قبیلوں کا بادشاہ تھا شادی کرنے کے باعث داخل ہوئی۔ اب جس طرح کہ ہم نے دیکھا ہے کہ یہ ملاپ روحانی نہ تھا بلکہ سیاسی تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اس عورت کے دل میں جو بت پرستی میں بہت ہی پستی میں جا چکی تھی سچے خدا کی پرستش کی کوئی خواہش نہ تھی۔ بلکہ اس کے برعکس وہ بنی اسرائیل کو خدا کی طرف سے موڑنے کے تسلیم شدہ خیال کے ساتھ وارد ہوئی۔ بنی اسرائیل کے دس قبیلے پہلے ہی جانتے تھے کہ سونے کے بچھڑے کی پوجا کرنا کیا ہے۔ تو بھی ان کو بت پرستی کے لیے بیچا نہ گیا تھا اس لیے کہ ابھی تک خدا کی پرستش ہوتی تھی اور شریعت کو تسلیم کیا جاتا تھا۔ لیکن اخی ابؔ کے ایز بلؔ کے ساتھ بیاہ کر لینے کے بعد بت پرستی موت کی حد تک ترقی کر چکی تھی۔ اور یہ اس وقت ہوا جب یہ عورت عستاراتؔ اور بعلؔ کے لیے تعمیر کردہ مندر کی کاہن بن بیٹھی تو بنی اسرائیل اپنی زندگی کے بحران میں داخل ہو گئے۔

227-3 اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے اب ہم یہ دیکھنا شروع کریں گے کہ خدا کا روح تھواتیرہؔ کے زمانہ میں کیا چیز لا رہا ہے اور یہ اسی طرح ہے۔ اخی ابؔ نے ایزبل کے ساتھ شادی کر لی اور یہ اس نے محض سیاسی چالاکی سے کی کہ اس طریقے سے وہ اپنی بادشاہی کو مستحکم کر سکے۔ کلیسیا نے بھی ٹھیک اسی طرح کیا۔ جب اس نے کانسٹنٹائن کے زیرِ اثر شادی کی۔ گو انہوں نے اس میں روحانی ہوا بھرنے کی کوشش بھی کی لیکن وہ صرف سیاسی مقاصد کے لیے اکٹھے ہوئے تھے۔

228-2 مجھے کوئی شخص قائل نہیں کر سکتا کہ کانسٹنٹائن ایک مسیحی تھا، وہ بت پرست تھا جو مسیحی پھندے کی مانند نظر آ رہا تھا۔ اس نے سپاہیوں کی ڈھالوں پر سفید صلیبوں کو بنوایا، وہ کولمبس کے بہادروں کو کھڑا کرنے والا تھا۔ اس نے مقدّس صوفیہ کے مینار پر صلیب کو نصب کرا کر اس روایت کا آغاز کیا۔

228-2 یہ کانسٹنٹائن کا نظریہ ہی تھا کہ سب کو یکجا کیا جائے۔ یعنی بت پرستوں کو، برائے نام مسیحیوں کو اور حقیقی مسیحیوں کو۔ چونکہ حقیقی مسیحی یہ دیکھنا چاہتے تھے کہ جو لوگ خدا کے کلام سے دور چلے گئے ہیں کیا وہ واپس آ سکتے ہیں۔ اس لیے وہ اس اتحاد کے لیے کچھ آگے بڑھے۔ بظاہر ایسے معلوم ہونے لگا کہ وہ کچھ کامیاب ہوا ہے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ وہ انہیں واپس سچائی کے پاس نہیں لا سکتے تو وہ سیاسی ڈھانچے سے الگ ہو جانے کے لیے مجبور ہو گئے۔ اور جب انہوں نے ایسا کیا تو ان کو بدعتی قرار دے کر ستایا گیا۔

228-3 مجھے یہاں یہ بات کہنے دیں کہ ہمارے زمانے میں بھی ایسے ہی ہو رہا ہے۔ تمام لوگ باہم اکٹھے ہو رہے ہیں۔ وہ ایک ایسی بائبل لکھ رہے ہیں جو یہودیوں، کیتھولک اور

پروٹسٹنٹ لوگوں کے لیے کارآمد ثابت ہوسکے۔ انکی اپنی ناسیہ کی کونسل ہے لیکن انہوں نے اس کو Ecumenical کلیسیائی کونسل کا نام دے رکھا ہے۔ اور کیا آپ کو علم ہے کہ یہ سب تنظیمیں کس کے خلاف برسرِ پیکار ہیں؟۔ وہ حقیقی پنتی کاسٹل لوگوں کے ساتھ جنگ کر رہی ہیں۔ میرا اشارہ پنتی کاسٹل تنظیم کی طرف نہیں بلکہ ان لوگوں کی طرف ہے جو اس لیے پنتی کاسٹل ہیں کہ وہ روح سے معمور ہیں اور ان کے پاس نشان اور نعمتیں ہیں اور وہ سچائی میں چلتے ہیں۔

228-4 جب اخی اؔب نے سیاسی مفاد کی خاطر ایزبؔل کے ساتھ بیاہ کیا تو اس نے اپنے پیدائشی حق کو بیچ دیا۔ بھائی آپ کسی تنظیم میں شامل ہو کر دیکھیں، آپ اپنے پیدائشی حق کو بیچ دیں گے۔ خواہ آپ اس کو تسلیم کریں یا کہ نہ کریں۔ ہر ایک پروٹسٹنٹ فرقہ جو ان میں سے نکل کر پھر ان میں شامل ہوا اس نے اپنا پیدائشی حق بیچ دیا اور جب آپ اپنے پیدائشی حق کو بیچ دیتے ہیں تو آپ عیسوؔ کی مانند ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد آپ چلّا سکتے ہیں، توبہ کر سکتے ہیں لیکن کام نہیں بنے گا صرف ایک ہی بات ہے جو آپ کر سکتے ہیں، اور وہ یہ ہے کہ ''اے میری اُمت کے لوگو! اس میں سے باہر نکل آؤ اور اس کے گناہوں میں شریک نہ ہو''۔ اور اگر مجھے درست نہیں سمجھتے۔ تو مجھے اس بات کا جواب دیں کہ کوئی ذی روح مجھے بتا سکتا ہے کہ وہ کونسی کلیسیا یا تحریک ہے۔ جس نے منظّم ہونے کے بعد کبھی بیداری حاصل کی ہو۔ اپنی تواریخ کو پڑھیں تو آپ کسی ایک کو بھی نہ پا سکیں گے۔

228-5 جب بنی اسرائیل نے روحانیت کو چھوڑ کر سیاست کو گلے لگایا تو یہ ان کے لیے آدھی رات کا وقت تھا۔ جب کلیسیاء نے ایسا کیا تو نائیسیہ کے بھی آدھی رات کا وقت تھا۔ اور اب جوں ہی کلیسیائیں باہم متحد ہو رہی ہیں تو یہ ان کے لیے بھی آدھی رات ہے۔

229-1 جب اخی اؔب نے ایزبؔل کے ساتھ بیاہ کیا۔ تو اس نے اسے اجازت دی کہ وہ ریاست کا پیسہ لے کر عستارات اور بعل کی پرستش کے لیے دو وسیع عبادت گاہیں تعمیر کرائے۔ جو جگہ بعل کے لیے تیار کی گئی تھی وہ اس قدر بڑی تھی کہ اس میں تمام اسرائیل جمع ہو کر عبادت کر سکتے تھے۔ جب کانسٹنٹائن اور کلیسیا نے آپس میں بیاہ کر لیا تو اس نے کلیسیائی عمارتوں کو مذبحے اور بت نصب کرنے کے لیے دے دیا اور مذہبی حکومت جو پہلے ہی صورت پکڑ چکی تھی اس کو منظّم کر دیا۔

229-2 جب ایزبؔل نے حکومت کی پشت پناہی حاصل کر لی تو اس نے لوگوں پر اپنا مذہب ملسط کر دیا اور خدا کے خادموں اور کاہنوں کو قتل کرا دیا۔ بدحالی کا یہ عالم تھا کہ ایلیاؔہ جو اپنے وقت کا پیامبر تھا وہ بھی سوچنے لگا کہ وہ اکیلا ہی بچا ہے۔ لیکن خدا کے پاس سات ہزار اور بھی تھے جنہوں نے بعل کے آگے گھٹنے نہ جھکائے تھے۔ اور آج اس وقت بپٹسٹ، میتھوڈسٹ اور پریسبٹرین مشنوں کے اندر بھی ایسے لوگ ہیں جو باہر نکلیں گے اور خدا کے پاس واپس آئیں گے۔ یہاں میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں کبھی بھی لوگوں کے خلاف نہیں ہوا یہ صرف منظّم جماعتوں کا طور طریقہ ہے جس کے میں خلاف ہوں۔ چونکہ خدا ان طریقوں سے نفرت کرتا

ہے اس لیے مجھے ان کے خلاف ہونا پڑتا ہے۔

229-3 اب ذرا ایک منٹ کے لئے یہاں رُک جائیں اور ذرا اُس بات کی دُہرائی کریں جو ہم نے تھواتیرہ میں پرستش کے متعلق کہی ہے۔میں نے کہا تھا کہ وہ شہنشاہ کے ساتھ مِل کر اپالو دیوتا کی (جوسورج دیوتا کے نام سے موسوم ہے) پرستش کرتے تھے۔ اس اپالو کو برائیوں کا روکنے والا دیوتا کہا جاتا تھا۔اُس نے بُرائی کو لوگوں میں سے دُور کیا اُس نے اُن کو برکت دی۔اور وہ اُن کے لیے ایک حقیقی دیوتا تھا۔وہ لوگوں کو سکھانے والا سمجھا جاتا تھا۔اُس نے لوگوں کو عبادت کے طور طریقے، مندروں کے حقوق، دیوتاؤں کی خدمت، قربانیوں، موت اور موت کے بعد کی زندگی کے متعلق بتایا۔یہ سب کچھ اُس نے ایک عورت کے ذریعے کیا جو وجد کی حالت میں ایک تپائی پر بیٹھا کرتی تھی۔کیا آپ اِسے دیکھ سکتے ہیں۔؟ یہاں ایزبلؔ نامی ایک نبیہ ہے۔جو لوگوں کو سکھا رہی ہے۔اور اُس کی تعلیم خُدا کے خادموں کو گمراہ کر کے اُن سے حرامکاری کروا رہی ہے۔حرام کاری کا مطلب ہے بتوں کی پوجا۔یہ اِس کا رُوحانی مطلب ہے۔یہ ایک غیر قانونی میلاپ ہے۔اخی ابؔ اور کانسٹنٹائنؔ دونوں کا ملاپ غیر قانونی تھا۔دونوں نے رُوحانی حرامکاری کی۔اور ہر ایک حرام کار آگ کی جھیل میں ڈالا جائیگا۔خُدا نے ایسا کہا ہے چونکہ عورت کلیسیا کو ظاہر کرتی ہے۔

229-4 اِس لیے کیتھولک کلیسیا کی تعلیم خُدا کے کلام سے منحرف ہے۔پوپ نے جو جدید زبان میں اپالو کی حیثیت رکھتا ہے لوگوں کو بتوں کے ساتھ منسلک ہونا سکھایا ہے۔رومی کلیسیا اب لوگوں کے لیے ایک جھوٹی نبیہ کی حیثیت رکھتی ہے۔کیونکہ اُس نے لوگوں سے خُدا کا کلام چھین کر اُنہیں گناہوں کی معافی اور خُدا کی برکات کو حاصل کرنے کے لیے اپنے نظریات پیش کئے ہیں۔اور پریسٹ غیر مشروط طور پر یہاں تک آگے بڑھ چکے ہیں کہ اب اُن کا اختیار صرف زندگی پر ہی نہیں بلکہ موت پر بھی ہے۔وہ اپنی طرف سے سکھاتے ہیں کہ رُوحوں کے پاک ہونے کی بھی ایک جگہ ہے جِسے وہ برزخ کے نام سے پُکارتے ہیں۔لیکن آپ اِسے خُدا کے کلام میں نہیں پا سکتے وہ سکھاتے ہیں کہ دُعائیں اور عشائے ربانی اور بپتسمہ آپ کو برزخ سے نکال کر فردوس میں داخل کر سکتے ہیں سارا نظام جو اِس تعلیم پر قائم کیا گیا ہے جھوٹا ہے۔اِس کی بُنیاد خُدا کے کلام کے مُکاشفہ پر نہیں بلکہ غلط تعلیم کی بہہ جانے والی ریت پر ہے۔

230-1 کلیسیا ایک منظّم جماعت میں فرقے کی صورت اختیار کر گئی اور بالآخر غلط تعلیم کے چکر میں پھنس گئی۔یہ سچ ہے۔رومن کیتھولک یہ ایمان نہیں رکھتے کہ خُدا اپنے کلام میں ہے۔نہیں جناب۔اگر اُن کا ایسا ایمان ہوتا تو وہ توبہ کر کے اِس کی حمایت کرتے۔اُن کا کہنا ہے کہ خُدا اپنی کلیسیا میں ہے۔یہ بات بائبل کو کیتھولک کلیسیا کی تواریخ بنا کر رکھ دیتی ہے۔لیکن یہ اِس طرح نہیں ہے۔دیکھیں کہ اُنہوں نے پانی کے بپتسمے کی کیا تعلیم بنائی ہے۔اُنہوں نے اُسے مسیحی بپتسمے سے بدل کر بُت پرستوں کے القابوں کے ساتھ مِلا دیا ہے۔آئیے میں آپ کو ایک تجربہ بتاؤں۔جو مجھے کیتھولک مناد کے ساتھ گفتگو کرتے وقت حاصل ہوا۔ایک لڑکی جس کو میں نے بپتسمہ دیا تھا دوبارہ کیتھولک بن گئی۔اِس لیے اُس کا پریسٹ مجھ سے بات کرنا چاہتا تھا۔اُس نے پوچھا کہ اُس

لڑکی نے کِس قسم کا بپتسمہ لیا ہے۔ میں نے بتایا کہ میں نے اُسے مسیحی بپتسمہ دیا ہے۔ جسے میں اب تک جانتا ہوں میں نے اُسے خُداوند یسوع مسیح کے نام میں پانی میں دفن کیا ہے۔ کاہن نے مجھے بتایا کہ کسی وقت کیتھولک کلیسیا بھی اسی طرح کیا کرتی تھی ۔ میں نے پوچھا کہ کیتھولک کلیسیا نے کب ایسا کیا ۔ کیونکہ میں نے کیتھولک کلیسیا کی تواریخ پڑھی ہے اور میں نے ایسا کہیں نہیں دیکھا۔ اُس نے کہا کہ یہ بائبل میں پایا جاتا ہے اور کیتھولک کلیسیا کو یسوع نے منظّم کیا ہے۔ میں نے اُس سے پطرس کے بارے میں پوچھا کہ اُس کے خیال کے مطابق وہ پہلا پوپ تھا یا نہیں ۔اُس نے بڑے جوش کے ساتھ کہا کہ پطرس پہلا پوپ تھا۔ میں نے اُس سے اُن دُعاوں کے متعلق دریافت کیا جو عشائے ربانی کے وقت لاطینی زُبان میں پڑھی جاتی ہیں تاکہ اِس بات کی پوری تسلی ہو کہ وہ درست ہیں اور کبھی تبدیل نہ ہونگی۔ اُس نے کہا کہ یہ درست بات ہے۔ میں نے اُسے بتایا کہ میں سوچتا ہوں کہ کیتھولک لوگ اپنے ابتدائی نظریات سے بہت دور ہٹ گئے ہیں۔ میں نے اُسے یہ بھی کہا کہ اگر کیتھولک حقیقت میں اعمال کی کتاب پر یقین رکھتے ہیں تو پھر میں پُرانی طرز کا کیتھولک ہوں۔ اُس نے کہا کہ بائبل کیتھولک کلیسیا کا ریکارڈ ہے اور خُدا کلیسیا کے اندر تھا۔ میں اُس کے ساتھ متفق نہ ہوا۔ اِس لیے کہ خُدا اپنے کلام میں ہے۔ خُدا سچا ٹھہرے اور ہر ایک آدمی جھوٹا۔ اگر آپ اِس کتاب میں کچھ اضافہ کریں یا اِس میں سے کچھ نکال لیں تو خُدا نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اضافہ کرنے والوں پر آفتیں نازل کرے گا اور اس میں سے کچھ نکالنے والوں کا حصہ کتابِ حیات میں سے نکال دے گا۔ مُکاشفہ 22 باب۔

231-1 ذرا مجھے یہ بتانے دیں کہ رومن کیتھولک کلیسیا کس طرح مانتی ہے کہ خُدا اپنے کلام کی بجائے کلیسیا میں ہے۔ یہاں پوپ جانؔ تیئیسویں کی ڈائری کا کچھ حصہ تحریر کیا جاتا ہے۔ ''اِن تین سالوں کے اندر پوپ ہونے کی حیثیت سے جو تجربہ مجھے حاصل ہوا ہے میں نے بڑے خوف کے ساتھ کانپتے ہوئے اِس خدمت کو خُداوند کی مرضی کے تابع ہو کر قبول کیا ہے جو مجھے کارڈینلز کے مقدس کالج کے ذریعے سونپی گئی ہے اور اِس قاعدے کی گواہی دیتی ہے اور یہ مجھے اِس کے تابع رہنے اور مستقبل کے بارے میں مکمل سکون کے لیے خُدا پر پورا بھروسہ رکھنے کا جواز مہیا کرتی ہے ۔'' اُس پوپ نے کہا کہ خُدا نے اپنی مرضی کو ظاہر کرنے کے لیے کلیسیا کے ذریعے کلام کیا۔ یہ کس قدر جھوٹ ہے۔ خُدا اپنے کلام میں ہے اور اپنی مرضی ظاہر کرنے کے لیے کلام کے ذریعے بات کرتا ہے۔ وہ یہ بھی کہتا ہے کہ اُس نے انسان کی بات پر مکمل بھروسہ کیا اور اِسے بڑے سکون کے ساتھ تسلیم کیا یہ خوبصورت تو دکھائی دیتا ہے۔ لیکن یہ مکمل جھوٹ ہے جیسا کہ باغِ عدن کی بغاوت۔

231-2 آیئے اب مُکاشفہ کے سترہویں باب میں چلیں اور اُس عورت کو دیکھیں یعنی ایک ایسی کلیسیا کو جو خُدا کے کلام کی بجائے جھوٹی پیشنگوئیوں پر زندگی گزار رہی ہے۔ پہلی آیت میں خُدا اُسے بڑی کسبی کہہ کر پُکارتا ہے۔ وہ کیوں کسبی ہے؟ اِس لیے کہ وہ زناکاری کر رہی ہے۔ اُس نے لوگوں کو اِسی بات کی طرف لگا دیا ہے۔ زناکاری کا کیا علاج ہے؟ خُدا کا کلام۔ یہ عورت اِس

لیے کسی ہے کہ اُس نے خُدا کے کلام کو چھوڑ دیا ہے۔ یہ بہت سے پانیوں پر جس کا مطلب ہے لوگوں کی بھیڑ پر بیٹھی ہوئی ہے۔ لازمی طور پر یہ جھوٹی کلیسیا ہے۔ اِس لیے کہ خُدا کی کلیسیا قلیل ہے۔ اِس کو پانے والے تھوڑے ہیں۔

231-3 غور کریں کہ وہ خُدا کی نظروں میں کس طرح دکھائی دے رہی ہے گو وہ لوگوں کو کتنی ہی خوبصورت کیوں نہ دکھائی دے ۔وہ اپنی حرامکاری کی مَے کے نشہ میں ہے۔ وہ شہیدوں کے خون سے متوالی تھی ۔ ایزبل کی طرح جس نے نبیوں اور کاہنوں کو قتل کیا اور خُدا کے جن لوگوں نے بعل کے آگے گھٹنے نہ جھکائے اُن کو برباد کیا۔ اور ٹھیک یہی بات کیتھولک کلیسیا نے کی ۔ جن لوگوں نے پاپائی حکومت کے آگے سر نہ جھکایا، اُس نے اُن کو قتل کر دیا۔ جن لوگوں نے انسان کی باتوں کی بجائے خُدا کے کلام کی طرف توجہ کی اُن کو ظالمانہ انداز سے موت کی گھاٹ اُتار دیا گیا۔ لیکن یہ کلیسیا جو موت دینے والی تھی اسے موت کے حوالے کر دیا گیا۔ وہ بذات خود مُردہ تھی لیکن وہ اُس سے واقف نہ تھی ۔ اُس میں کوئی زندگی نہ تھی اور نہ ہی اُس میں کبھی کوئی نشان ظاہر ہوا۔

توبہ کرنے کی مُہلت

231-4 مُکاشفہ 21 باب 2 آیت ''میں نے اُس کو توبہ کرنے کی مُہلت دی مگر وہ اپنی حرامکاری سے توبہ کرنا نہیں چاہتی''۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ کلیسیا اَخی اب سے بھی زیادہ بدکار تھی ؟ کیا آپ جانتے ہیں کہ اَخی اب نے تھوڑی دیر کے لیے توبہ کی اور کچھ عرصہ تک خُدا کے سامنے حلیم بنا رہا؟ لیکن یہ بات رومن کیتھولک کلیسیا کی بابت نہیں کہی جا سکتی ۔ اُس نے کبھی توبہ نہیں کی بلکہ جس کسی نے بھی اس کو توبہ کی طرف مائل کرنے کی کوشش کی اُس نے اُسے بہت بُرے انداز سے برباد کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ ایک تواریخی حقیقت ہے۔ خُدا ہر زمانے میں صرف اپنے پیغمبروں کو ہی کھڑا نہیں کرتا رہا بلکہ اُس نے اُن پیغمبروں کے لیے بعض مدد گاروں کو بھی کھڑا کیا۔ اُس نے ہر زمانے کو بعض ایسے لوگ دیئے جنہوں نے کلیسیا کو خُدا کی طرف موڑنے کے لیے سب کچھ کیا۔ خُدا نے یقیناً اُسے توبہ کرنے کی مُہلت دی لیکن کیا اُس نے کبھی توبہ کی یا کبھی اُس نے اپنے پھلوں سے ثابت کیا ہے کہ اُس نے توبہ کی ہے؟ نہیں جناب۔ اُس نے نہ کبھی کی ہے اور نہ کبھی کرے گی ۔ وہ متوالی ہو چکی ہے وہ روحانی باتوں کے بارے میں اپنے حواس کھو بیٹھی ہے۔

232-1 اِس بات سے اپنے آپ کو کسی خلل میں نہ ڈالیں اور یہ سوچنا نہ شروع کریں کہ رومن کلیسیا نے مُقدس لوگوں کے قتل سے توبہ کی ہے ۔ کیونکہ وہ اب پروٹسٹنٹ لوگوں کو اپنے ساتھ ملانے کے لیے ایسے قانون بنا رہی ہے جس سے وہ اِس کے نزدیک آ سکیں ۔ اُس نے ایک مرتبہ بھی معافی نہیں مانگی کہ جو کچھ اُس نے کیا ہے وہ غلط ہے اور نہ ہی وہ کبھی ایسا کرے گی ۔ اِس کی پرواہ نہیں کہ اِس وقت وہ کتنی ہی اچھی دکھائی دے رہی ہے ۔ تو بھی وہ لوگوں کو قتل کرنے کے لیے اُٹھ کھڑی ہو گی کیونکہ موت اس کی گرے ہوئے غیر تائب دل میں رچی ہوئی ہے۔

کسبی کی سزا

232-2 مکاشفہ 23-2:22 ''دیکھو میں اس کو بستر پر ڈالتا ہوں اور جو اس کے ساتھ زنا کرتے ہیں اگر وہ اس کے کاموں سے توبہ نہ کریں تو ان کو بڑی مصیبت میں پھنساتا ہوں اور اس کے فرزندوں کو جان سے ماردونگا۔ اور سب کلیسیاؤں کو معلوم ہوگا کہ گردوں اور دلوں کو جانچنے والا میں ہی ہوں اور میں تم میں سے ہر ایک کو اس کے کاموں کے موافق بدلہ دونگا''

232-3 کیا اس عورت کے بچے ہیں؟ اور وہ کسبی ہے؟ اگر یہی صورتحال ہے کہ اس کے فاحشہ پن کے عمل کے باعث اس کے فرزند ہیں تو جیسا کہ کلام نے کہا ہے اس کو لازمی طور پر آگ کے اندر جلنا ہوگا۔ یہ بالکل درست ہے یہ اس کا خاتمہ ہے کیونکہ وہ آگ کے اندر جلائی جائے گی اور اس کا خاتمہ آگ کی جھیل میں ہوگا لیکن ایک لمحہ کے لیے ٹھہریے اور ان بچوں کے متعلق سوچیں بچے عورت ہی سے پیدا ہوتے ہیں یہ بات صاف طور پر عیاں ہے کہ اس عورت کے بچے ہیں جو اس میں سے پیدا ہوئے لیکن انہوں نے وہی کام کیے جوان کی ماں نے کیے مجھے کوئی ایک کلیسیا دکھائیں جو کبھی کسی تنظیم سے نکلی ہو اور وہ پھر انہی کے درمیان نہ گئی ہو ایسی ایک بھی نہیں لوتھرن باہر نکلے لیکن جلد ہی انہوں نے اپنے آپ کو منظّم کر لیا اور آج وہ ایسے ہیں جیسے انہوں نے اپنے ہاتھ عالمگیر کلیسیائی تحریک داستانوں میں ڈال رکھے ہیں میتھوڈسٹ باہر نکلے لیکن انہوں نے بھی اپنے آپ کو منظّم کر لیا پینٹی کاسٹل بھی باہر نکلے لیکن انہوں نے بھی اپنے آپ کو منظّم کر لیا لیکن علیحدہ ہونے والوں کا ایک اور بھی گروہ ہے۔ لیکن خداوند کا شکر ہو کہ وہ منظّم نہ ہونگے اس لیے کہ وہ سچائی کو جانتے ہیں اور وہ گروہ آخری دنوں میں مسیح کی دلہن ہوگی۔

233-1 یہاں کہا گیا ہے کہ اس فاحشہ کے بچے تھے۔ لیکن یہ کون تھے؟ یہ بیٹیاں تھیں۔ کیونکہ یہ کلیسیائیں تھیں۔ جو بالکل اسی کی مانند تھیں یہاں ایک ہی دلچسپ نقطہ ہے۔ اخی اب اور ایزبل کی بھی ایک بیٹی تھی۔ اس بیٹی نے یہوسفط کے یہورام کے ساتھ شادی کی۔ اور 2 سلاطین 8:16 میں لکھا ہے کہ ''یہورام بھی اپنے سسر کی راہوں پر چلا''۔ اس شادی کی وجہ سے وہ بھی بت پرستی میں شریک ہو گیا۔ اس نے خدا پرست اور خدا کا خوف رکھنے والے یہوداہ کو بت پرستی میں ڈال دیا۔ یہی وہ بات ہے جوان بیٹی کلیسیاؤں نے کی ہے۔ انہوں نے سچائی کے ساتھ شروع کیا، اور تنظیموں کے ساتھ شادی کر کے کلام کو رسم رواج کے لیے چھوڑ دیا گیا۔ عبرانیوں 13:7 میں یوں لکھا ہے کہ ''جو تمہارے پیشوا تھے اور جنہوں نے تمہیں خدا کا کلام سنایا انہیں یاد رکھو''۔ انگریزی زبان میں یہ اس طرح ہے کہ ''جنہوں نے تمہیں خدا کا کلام سنایا۔ ان کے تابع ہو جاؤ''۔ یہ کلام ہے جو ہم پر حکمرانی کرتا ہے نہ کہ انسان۔ اب مرد شوہر ہونے کی حیثیت سے عورت کا سر ہے۔ وہ عورت پر حکومت کرتا ہے۔ کلیسیا کو بھی عورت کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔ اور

اس پر کلام حکومت کرتا ہے۔ یسوع کلام ہے اگر وہ کلام کو رد کر کے کسی اور کو حاکم تسلیم کرتی ہے۔ تو وہ زنا کار ہے۔ آپ مجھے کسی ایسی کلیسیا کا نام بتائیں۔ جس نے رسم و رواج کی خاطر کلام کو نہ چھوڑا ہو۔ یہ زنا کار ہیں۔ جیسی ماں ویسی بیٹی۔

2-233 کسبی اور اس کے بچوں کی کیا سزا ہوگی؟ یہ دو قسم کی ہوگی پہلے اس نے کہا ہے کہ ''میں اس کو بستر پر ڈالتا ہوں'' بائیسویں آیت کے آخری حصے کے مطابق یہ مصیبتوں کا بستر یا عظیم مصیبتیں ہونگی۔ یہ بالکل وہی بات ہے کہ یسوع نے متی 25:1-13. کی 13 ویں آیت میں کہی ہے۔ یہاں دس کنواریوں کا ذکر ہے پانچ عقل منداور پانچ بے وقوف تھیں۔ پانچ عقل مندوں کے پاس تیل یعنی روح القدس تھا لیکن پانچ کے پاس نہ تھا جب شور مچا کہ ''دیکھو دلہا آتا ہے'' تو بے وقوف تیل کی تلاش میں نکل کھڑی ہوئیں۔ جبکہ عقل مند کنواریاں شادی کے جشن میں شریک ہوگئیں۔ یہی بات ان لوگوں کے ساتھ بھی ہوگی جو اوپر نہ اٹھائے جائیں گے۔ یہی وہ بات ہے جو کسبی اور اس کی بیٹیوں پر واقع ہوگی پھر وہ کہتا ہے کہ وہ ان کو جان سے مارے گا یا جس طرح کہ اس کا لفظی ترجمہ ہے کہ'' ان کو موت کے ذریعے جان سے مارے گا'' یہ عجیب کہاوت ہے ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس شخص کو پھانسی پر لٹکا کر موت کے گھاٹ اتار دیا جائے۔ یا بجلی یا کسی اور چیز کے ذریعے لیکن یہاں لکھا ہے کہ ان کو موت کے ذریعے جان سے مارا جائے گا موت بذاتِ خود ان کو جان سے مارنے کا سبب ہے۔ چونکہ میں یہ بات آپ کو صاف طور پر دکھانا چاہتا ہوں اس لیے میں ایزبلؔ کی بیٹی کا یہوداہؔ کے گھرانے سے بیاہ کر کے انکو بت پرستی کی طرف مائل کر کے خدا کی طرف سے موت لانے کا جواز پیدا کرنے کی مثال پیش کرونگا۔ یہی وہ کام ہے جو بلعام نے بھی کیا۔ اس طرح ایزبل اپنی بت پرستی کے ساتھ سامنے آئی یہوداہ خدا کی درست طور پر عبادت کرتا اور خدا کے کلام کے زیرِ سایہ زندگی بسر کرتا رہا چنانچہ ایزبل نے اپنی بیٹی کا یہورامؔ کے ساتھ بیاہ کر دیا جس وقت ایسا ہوا یہورام نے لوگوں کو بت پرستی کی طرف لگا دیا اور شادی کرتے ہی یہوداہ ختم ہو گیا روحانی موت آ گئی اسی طرح جوں ہی روم کی پہلی کلیسیا نے اپنے آپ کو منظّم کیا وہ مر گئی لوتھرن لوگوں نے بھی جونہی اپنے آپ کو منظّم کیا وہ مر گئے آخر میں پینتی کاسٹل آئے اور انہوں نے بھی اپنے آپ کو منظّم کر لیا ان سے بھی روح القدس جدا ہو گیا۔ گو وہ اس کو تسلیم نہیں کرتے لیکن وہ جدا ہو گیا وہ ملاپ موت کو لایا ہے۔ اس کے بعد خدا کی وحدانیت کی روشنی نمودار ہوئی۔ انہوں نے ابھی اپنے آپ کو منظّم کر لیا۔ اور وہ بھی مر گئے۔ پھر 1943ء میں خدا کی آگ اوہائیو دریا کے کنارے نازل ہوئی۔ اور ایک عالمی شفائیہ بیداری آئی۔ لیکن یہ کسی تنظیم کے ذریعے نہ آئی۔ خدا پینٹی کاسٹل لوگوں سے نکل گیا۔ وہ تنظیموں میں سے نکل گیا۔ اور آئندہ بھی وہ تنظیموں میں سے باہر رہے گا۔ خدا مردوں کے ذریعے کام نہیں کر سکتا۔ وہ صرف زندہ ممبران کے ذریعے ہی کام کر سکتا ہے۔ اور یہ زندہ ممبر بابل

سے باہر رہے ہیں۔

234-1 چنانچہ آپ دیکھتے ہیں کہ ''موت'' یا تنظیم کے آتے ہی کلیسیا کی موت واقع ہوگئی یا اس سے اور زیادہ صاف کرنے کی خاطر میں کہوں گا۔ کہ جہاں کچھ عرصہ پیشتر زندگی کا راز تھا اب وہاں موت نے بسیرا کرلیا ہے جس طرح اصلی حوا بنی نوع انسان پر موت لانے کا سبب بنی اسی طرح اب تنظیم موت کو لے آئی ہے ۔ کیونکہ تنظیم دوہری خرابی کا باعث بنی یعنی نیکلیوں کے نظام اور بلعامی نظام کی جس کی ایزبل نبیہ نے تشہیر کی ہے حوا کو سانپ کے ساتھ ہی ان کے ہولناک فعل کے باعث جلایا جانا چاہیے تھا۔لیکن آدم نے بیچ میں مداخلت کر کے اسے اپنے لیے قبول کرلیا۔اور اس طرح وہ بچ گئی لیکن جب یہ شیطانی مذہب اپنے وقت کے اختتام کو پہنچے گا تو اس کے ساتھ کھڑا ہونے والا کوئی نہ ہوگا اور وہ اپنے بہکانے والے کے ساتھ جلائی جائے گی، کیونکہ کسبی اور اسکی اولاد اور مخالفِ مسیح اور شیطان کا حصہ آگ اور گندھک کی جھیل میں ہوگا ۔

234-2 یہاں میں اپنے مضمون پر پیش قدمی کروں گا مجھے چاہیے کہ یہ حصہ آخری زمانے کی کلیسیا پر پیش کروں لیکن اسے یہاں شامل کرنا بالکل درست معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ تنظمیوں اور جو کچھ ان کے ذریعے ہورہا ہے۔اس کا بیان بڑی صفائی سے کرتا ہے، اور میں آپ لوگوں کو خبردار کرنا چاہتا ہوں۔

مکاشفہ 13:1-18 اور سمندر کی ریت پر جا کھڑا ہوا۔اور میں نے ایک حیوان کو سمندر میں سے نکلتے ہوئے دیکھا۔اس کے دس سنگ اور سات سر تھے، اور اس کے سینگوں پر دس تاج اور اس کے سروں پر کفر کے نام لکھے ہوئے تھے، اور جو حیوان میں نے دیکھا۔ اسکی شکل تندوے کی سی تھی اور پاؤں ریچھ کے سے، اور منہ ببر کا اور اس اژدہا نے اپنی قدرت اور اپنا تخت اور بڑا اختیار اُسے دے دیا اور میں نے اس کے سروں میں سے ایک پر گویا زخم کاری لگا ہوا دیکھا مگر اس کا زخم کاری اچھا ہوگیا ، اور ساری دُنیا تعجب کرتی ہوئی اس حیوان کے پیچھے ہولی اور چونکہ اس اژدہا نے اپنا اختیار را اس حیوان کو دے دیا تھا اس لئے انہوں نے اژدہا کی پرستش کی اور اس حیوان کی بھی یہ کہہ کر پرستش کی کہ اس حیوان کی مانند کون ہے؟ کون اس سے لڑ سکتا ہے اور بڑے بول بولنے اور کفر بکنے کے لئے اسے ایک منہ دیا گیا اور اسے بیالیس مہینے تک کام کرنے کا اختیار دیا گیا اور اس نے خدا کی نسبت کفر بکنے کے لئے منہ کھولا کہ اس کے نام اور اس کے خیمہ یعنی آسمان کے رہنے والوں کی نسبت کفر بکے اور اسے یہ اختیار دے گیا کہ مقدسوں سے لڑے اور ان پر غالب آئے اور اسے ہر قبیلہ اور امت اور اہل زبان اور قوم پر اختیار دیا گیا اور زمین کے وہ سب رہنے والے جن کے نام اس برہ کی کتاب حیات میں لکھے نہیں گئے جو بنائے عالم کے وقت سے ذبح ہوا ہے اس حیوان کی پرستش کریں گے۔

جس کے کان ہوں وہ سُنے جس کو قید ہونے والی ہے وہ قید میں پڑے گا جو کوئی تلوار سے قتل کرے گا وہ ضرور تلوار سے قتل کیا جائے گا مقدسوں کے صبر اور ایمان کا یہی موقع ہے۔

پھر میں نے ایک اور حیوان کو زمین میں سے نکلتے ہوئے دیکھا اس کے برہ کے سے دو سینگ تھے اور اژدہا کی طرح بولتا تھا اور یہ پہلے حیوان کا سارا اختیار اس کے سامنے کام لاتا تھا اور زمین اور اس کے رہنے والوں سے اس پہلے حیوان کی پرستش کراتا تھا۔ جس کا زخم کاری اچھا ہو گیا تھا، اور وہ بڑے بڑے نشان دکھاتا تھا۔ یہاں تک کہ آدمیوں کے سامنے آسمان سے زمین پر آگ نازل کر دیتا تھا، اور زمین کے رہنے والوں کو ان نشانوں کے سبب سے جن کے اس حیوان کے سامنے دکھانے کا اس کو اختیار دیا گیا تھا۔ اس طرح گمراہ کر دیتا تھا، کہ زمین کے رہنے والوں سے کہتا تھا کہ جس حیوان کے تلوار لگی تھی۔ اور وہ زندہ ہو گیا۔ اس کا بت بناؤ۔۔۔۔ تا کہ وہ حیوان کا بت بولے بھی، اور جتنے لوگ اس حیوان کے بت پرستش نہ کریں۔ ان کو قتل بھی کرائے اور اس نے چھوٹے بڑوں۔ دولتمندوں اور غریبوں۔ آزادوں اور غلاموں کے دہنے ہاتھ یا ان کے ماتھے پر ایک ایک چھاپ کرادی۔ تا کہ اس کے سوا جس پر نشان یعنی اس حیوان کا نام یا اس کے نام کا حدد ہو۔ وہ اس حیوان کا عدد گن لے۔ کیونکہ وہ آدمی کا عدد ہے۔ اور اس کے مدد چھ سو چھیاسٹھ ہے''

236-1 یہ باب رومن کیتھولک کلیسیا کی قوت اور جو کچھ یہ منظّم جماعتوں کے ذریعے کرے گی۔ اس کو ظاہر کرتا ہے۔ یاد رکھیں کہ یہ جنگلی انگور ہے۔ اسے خداوند کا نام لینے دیں۔ لیکن یہ غلط بیانی کرتی ہے۔ اس کا سربراہ خداوند نہیں بلکہ شیطان ہے۔ بالآخر اس کی شناخت اس حیوان کے ساتھ ہو گی۔ اور جو کسی حیوان پر بیٹھی ہوئی ہے صاف طور پر ظاہر کرتی ہے کہ اس کی قوت طاقت کا دیوتا (شیطان) نہ کہ ہمارا خداوند یسوع مسیح۔

236-2 17 ویں آیت صاف طور پر عیاں کرتی ہے۔ کہ وہ زمین کی ساری تجارت کو اپنے قبضے میں لے لے گی۔ اس لیے کہ اس کے بغیر کوئی شخص خرید وفروخت نہ کر سکے گا۔ اس کا ذکر مکاشفہ 17-18:9 میں بھی کیا گیا ہے۔ جہاں اس کے تعلقات بادشاہوں۔ شہزادوں اور تاجروں اور ان سب کے ساتھ دکھائے گئے ہیں۔ جن کا واسطہ روم اور اس کی تجارت کے ساتھ ہے۔

236-3 مکاشفہ 13:14 میں ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ حیوان اپنا اثر ورسوخ اس بت کے ذریعے پھیلاتا ہے۔ جو اس کے لیے بنایا گیا ہے۔ یہ بت عالمگیر کلیسیائی برادری (ورلڈ کونسل آف چرچ) ہے۔ جس میں تمام منظّم کلیسیا ئیں رومن کیتھولک کے ساتھ متحد ہونگی۔ (حتیٰ کہ وہ اب ایسا کر رہی ہیں) یہ بھی ممکن ہے کہ یہ اتحاد کیمونزم (اشتراکیت) کے زور کو روک دے۔ لیکن اشتراکیت کو نبوکدنضر کی طرح کھڑا کیا گیا ہے۔ کہ وہ کسی کے گوشت کو جلا دے۔ روم کو مغلوب کر کے برباد کر دیا جائے گا۔ اس بات کو یاد رکھیں جہاں کہیں بھی رومی کلیسیا گئی وہاں اشتراکیت نے اس کا پیچھا کیا ہے، اور اِسے اس طرح ہونا بھی چاہیے اور میں آپ کو خبردار کرنا چاہتا ہوں کہ یہ نہ

سوچیں کہ صرف اشترا کیت ہی آپکی دشمن، ہے نہیں جناب ۔ یہ کیتھولک کلیسیا ہے۔

236-4 اب آیئے ۔مکاشفہ 4-13:1 کو پڑھیں اوراس کا مقابلہ مکاشفہ 5-12:1 کے ساتھ کریں ۔ مکاشفہ 4-13:1 (اور سمندر کی ریت پر جا کھڑا ہو۔اور میں نے ایک حیوان کو سمندر میں سے نکلتے دیکھا۔اس کے دس سینگ اور سات سر تھے ،اوراس کے سینگوں پر دس تاج اوراس کے سروں پر کفر کے نام لکھے ہوئے تھے۔اور جو حیوان میں نے دیکھا۔اس کی شکل تیندوے کی سی تھی،اور پاؤں ریچھ کے سے اورمنہ ببر کا سا۔اوراس اژدہا نے اپنی قدرت اوراپنا تخت اور بڑا اختیار اسے دے دیا،اور میں نے اس کے سروں میں سے ایک پر گویا زخم کاری لگا ہوا دیکھا۔مگراس کا زخم کاری اچھا ہو گیا،اور ساری تعجب کرتی ہوئی اس حیوان کے پیچھے پیچھے ہو لی۔اور چونکہ اس اژدہا نے اپنا اختیار اس حیوان کو دے دیا تھا ۔اس لیے انہوں نے اژدہا کی پرستش کی،اوراس حیوان کو بھی کہہ کر پرستش کی۔ کہ اس حیوان کی مانند کون ہے؟ کون اس سے لڑ سکتا ہے؟ مکاشفہ 5-12:1 ''پھر آسمان پر ایک بڑا نشان دکھائی دیا۔یعنی ایک عورت نظر آئی۔ جو آفتاب کو اوڑھے ہوئی تھی،اور چانداس کے پاؤں کے نیچے تھا،اور بارہ ستاروں کا تاج اس کے سر پر۔ وہ حاملہ تھی اور دردزہ سے چلاتی تھی۔ اور بچہ جننے کی تکلیف میں تھی۔ پھر ایک اور نشان آسمان پر دکھائی دیا۔یعنی ایک بڑا لال اژدہا اس کے سات سر اور دس سینگ تھے،اوراس کے سروں پر سات تاج،اوراس کی دم نے آسمان کے تہائی ستارے کھینچ کر زمین پر ڈال دیے، اور وہ اژدہا اس عورت کے آگے جا کھڑا ہوا۔ جو جننے کو تھی۔تا کہ وہ جنے۔تواس کے بچے نگل جائے۔۔اور بیٹا جنی۔یعنی وہ لڑکا جو لوہے کے عصا سے سب قوموں پر حکومت کریگا،اوراس کا بچہ یکا یک خدا اوراس کے تخت کے پاس تک پہنچا دیا گیا'' شیطان اوراس کا شیطانی مذہب ان دونوں حیوانوں کے اندر ہے۔ مکاشفہ 14 میں جس حیوان کو زخم کاری لگا،اور وہ اچھا ہو گیا تھا۔ بت پرست روم تھا۔جس پر غیر مسیحی جنگلی لوگوں نے چڑھائی کر کے اس کو دینوی اقتدار سے محروم کر دیا۔لیکن پاپائی روم نے اس اقتدار کو دوبارہ حاصل کر لیا۔کیا آپ اسے دیکھ رہے ہیں؟ وہ قوم جس نے سب کو کچل کر حکومت کی ،اور بالا آخر وہ دنیا کی مضبوط ترین سلطنت بن گئی۔ زخم کاری کھا چکی تھی۔ اس کی دنیاوی قوت یعنی فوجوں کے ذریعے تابع کرنے کا اختیار جا تا رہا۔'' لیکن کانسٹنٹائن کے ذریعے اس نے دوبارہ زندگی حاصل کی۔ کیونکہ پاپائی روم تمام جہاں میں سرایت کر چکا تھا، اور اسکی قوت مطلق ہے،اور اب وہ بادشاہوں اور سوداگروں کو استعمال کر رہی ہے، اور وہ اپنے مردوہ مذہب اور مالی قوت کی وجہ سے موجودہ دور کی دیوی کے طور پر راج کر رہی ہے۔ وہ اژدہا بھی ہے۔ جو بچے کو نگل جانے کا انتظار کر رہا ہے۔ ہیرودیس نے خداوند یسوع کو قتل کرنے کی کوشش کی۔لیکن وہ نا کام رہا۔ بعد ازاں رومی

سپاہیوں نے اسے مغلوب کیا۔لیکن اب وہ خدا اور اس کے تخت تک پہنچا دیا گیا ہے۔

1-237 اب جو کچھ میں نے کہا ہے اسکے ساتھ ہی دانی ایل کی رویا کو بھی یاد کریں۔ بت کا آخری حصہ ہے۔ دنیا کی آخری طاقت پاؤں میں تھی۔ اور وہ لوہا اور مٹی تھا۔ یاد رکھیں کہ لوہا رومی سلطنت ہے۔لیکن اب یہ مزید مضبوط لوہا نہیں رہی۔ بلکہ اس میں مٹی ملی ہوئی ہے۔تو بھی اسکا وجود قائم ہے اور یہ جمہوری اور مطلق العنان قوموں میں دنیاوی کاروبار کو چلا رہی ہے۔ رومی کلیسیا ہر قوم میں ہے۔ اور یہ ان سب میں ملی ہوتی ہے۔

2-237 آیئے میں آپ کو لوہے اور مٹی کی نسبت کچھ اور بتاؤں ۔ کیا آپ کو واقعہ یاد ہے۔ جب خروشیف (Khrushchev) نے اپنا جوتا یونائیٹڈ نیشن کی میز کے اوپر مارا؟ اس وقت وہاں پانچ مشرقی اقوام تھیں، اور پانچ مغربی ۔خروشیف مشرقی ممالک کی نمائندگی کر رہا تھا۔ اور صدر آئیزن ہاؤ (Eisenhowe) مغربی ممالک کی روسی زبان میں خروشیف مٹی ہے، اور آئیزن ہاؤ لوہا۔ دنیا کے دو اہم لیڈر۔ لوہے اور مٹی کے پاؤں کے دو بڑے پنجے ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ تھے۔ ہم ان سب کے خاتمے کے قریب ہیں۔

3-237 چوتھی آیت میں پوچھا گیا ہے۔ کہ ''کون اس حیوان سے لڑ سکتا ہے'' اس وقت دنیا میں کچھ عظیم نام ہیں۔ کچھ عظیم قومیں تو ہیں۔لیکن روم ہم آہنگی پیدا کر رہا ہے۔ پوپ ڈرائیور والی گدی پر بیٹھا ہوا ہے۔ اور اس کی قوت بڑھتی جائے گی۔ کوئی اس کے خلاف جنگ نہیں کر سکتا۔

1-238 چھٹی آیت میں لکھا ہے کہ ''اس نے خدا کی نسبت کفر بکنے کے لیے منہ کھولا (علم الٰہیات کی جگہ انسانی احکام سکھا رہا ہے۔ یہ لوگ خود غرض ذاتی خوشی کے طالب۔ شیخی باز۔ دینداری کی وضع تو رکھیں گے۔مگر اس کے اثر کو قبول نہ کریں گے) اس نے خدا کے نام کو القاب میں بدل کر خدا کی نسبت کفر بکا۔ اور اس کو درست کرنے سے انکار کر دیا۔

2-238 ساتویں آیت ''اسے یہ اختیار دیا گیا کہ مقدسوں سے لڑے'' ایذا رسانی۔ حقیقی ایمانداروں اور سب کو خداوند کے نام سے اس لیے موت کے گھاٹ اتارا گیا۔ کہ خدا کے نام پر کفر بکا جائے۔ جس طرح کہ آج کل روس کے اندر ہے۔ اور یہ سب کیتھولک مذہب کے سلوک کی وجہ سے ہوا ہے۔

3-238 آٹھویں آیت ''اور زمین کے سب رہنے والے جن کے نام اس برہ کی کتابِ حیات میں لکھے نہیں گئے۔ جو بنائے عالم کے وقت سے ذبح ہوا ہے اس حیوان کی پرستش کریں گے''

4-238 خدا کا شکر ہے کہ بھیڑیں اس کی پرستش نہ کریں گی۔ برگزیدوں کے سوا باقی سب گمراہ ہو جائیں گے۔لیکن ان کو گمراہ نہ کیا جا سکے گا۔ کیونکہ وہ چرواہے کی آواز سن کر اس کے پیچھے ہو لیتی ہیں۔

238-5 اب جو کچھ ہم سکھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کو دیکھیں۔ موت کا یہ بیج جو پہلے زمانے میں شروع ہوا۔ یہ تنظیمی بیج بالآخر بڑھکر ایک ایسا درخت بن گیا۔ جس پر ہر ہوائی پرندے نے اپنا گھونسلا بنا لیا اور زندگی دینے کے دعویٰ کے برعکس وہ موت کو پیش کر رہی ہے۔ اس کا پھل موت ہے۔ جو اس میں شریک ہوتے ہیں وہ مُردہ ہیں دنیاوی کلیسیا کا یہ عظیم نظام جو دنیا کو یہ کہہ کر بیوقوف بنا رہا ہے کہ روحانی نجات صرف اسی میں ہے۔ ایک بہت بڑی بھیڑ کو دھوکہ دے کر برباد کر رہا ہے۔ لیکن وہ نہ صرف موت کا تصور پیش کرتی ہے۔ بلکہ خود اس گلی سڑی لاش کو بھی مرنے کے لیے موت کے حوالے کرتی ہے۔ بلکہ خود اس گلی سڑی لاش کو مرنے کے لیے موت کے حوالے کر دیا جائے گا جو کہ آگ کی جھیل ہے اور کاش وہ لوگ سمجھ جائیں۔ کہ اس کے اندر رہنے کا انجام کیا ہوگا''۔ اس میں سے نکل آؤ۔ تاکہ اس کے ساتھ موت کے حوالے نہ کیے جاؤ۔

آخری آگاہی

238-6 مکاشفہ 2:23 ''اور اس کے فرزندوں کو جان سے ماروں گا۔ اور سب کلیسیاؤں کو معلوم ہوگا کہ گردوں اور دلوں کا جانچنے والا میں ہی ہوں اور میں تم میں سے ہر ایک کو اس کے کاموں کے موافق بدلہ دونگا''

238-7 خدا دلوں پر نگاہ کرتا ہے۔ اس بات میں کبھی تبدیلی نہیں آئی اور نہ ہی کبھی آئے گی۔ ہر زمانے کی طرح اس میں بھی دو گروہ ہیں۔ دونوں کا دعویٰ ہے کہ ان کو خدا کی طرف سے مکاشفہ حاصل ہوا ہے۔ اور ان کا واسطہ خدا کے ساتھ ہے۔ ''تو بھی خدا کی مضبوطی قائم رہتی ہے۔ اور اس پر یہ مہر ہے کہ خداوند اپنوں کو پہچانتا ہے'' 2 تمتھیس 2:19 خداوند گردوں کو جانچتا ہے۔ جانچنے کا مطلب ہے پیچھا کرنا۔ خدا ہمارے خیالات کی گہرائیوں تک پہنچتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ ہمارے دلوں میں کیا بات ہے۔ وہ ہمارے کاموں کو دیکھتا ہے۔ جو لازمی طور پر ان باتوں کی عکاسی کرتے ہیں۔ جو ہمارے اندر ہیں۔ یہ دل ہی ہے۔ جس میں سے اچھائیاں یا برائیاں نکلتی ہیں۔ جب وہ ہمارے اعمال کو دیکھتا ہے۔ تو ہمارے منصوبے اور ہمارے ارادے اس پر صاف عیاں ہوتے ہیں۔ اور جب ہماری زندگیوں کا حساب دینے کا وقت آئیگا۔ تو ہماری ہر حرکت اور ہر لفظ عدالت میں لایا جائیگا۔ جنگلی انگور نے خدا کا خوف نہیں مانا تھا۔ اور اسے اس کی بہت زیادہ قیمت ادا کرنی پڑے گی۔ جو کوئی خدا کا نام لیتا ہے۔ وہ مقدسوں کی طرح زندگی گزارے۔ ہم لوگوں کو تو بیوقوف بنا سکتے ہیں۔ لیکن خدا کو کبھی نہیں۔

تاریک دنوں کے لیے وعدہ

239-1 مکاشفہ 2:24-25 ''مگر تم تھواتیرہ کے باقی لوگوں سے جو اس تعلیم کو نہیں مانتے اور ان باتوں سے جنہیں لوگ شیطان کی گہری باتیں کہتے ہیں ناواقف ہو۔ یہ کہتا ہوں

کہ تم پر اور بوجھ نہ ڈالوں گا البتہ جو تمہارے پاس ہے میرے آنے تک اس کو تھامے رہو"

اب پیشتر اس کے کہ میں وعدے کے متعلق کچھ کہوں مجھے یہ بات دوبارہ دکھا لینے دیں۔ کہ جس کلیسیا کا روح القدس نے اس کتاب میں ذکر کیا ہے اس کے اندر دو قسم کے انگور ہیں جو آپس میں ڈالیاں جوڑ کر کھڑے ہیں مگر تم تھواتیرہ کے باقی لوگوں سے جو اس تعلیم کو نہیں مانتے ۔۔۔ کہتا ہوں یہاں وہ دونوں گروہوں کی بات کر رہا ہے ایک کے پاس تعلیم ہے اور دوسرے کے پاس نہیں یہ دونوں دور دراز ممالک تک پھیلی ہوئی ہیں اور اپنی اپنی تعلیم سے ایک دوسری کی مخالفت کر رہی ہیں۔ایک خدا کی طرف سے ہے اس کی گہری باتوں کو جانتی جب کہ دوسرے شیطان کی طرف سے ہے اور وہ شیطان کے طریقہ کار کو گہرائی سے جانتے ہیں۔

239-2 "میں تم پر اور بوجھ نہ ڈالوں گا" بوجھ کے لیے لفظ وزن اور دباؤ ہے تاریک زمانے کا دباؤ جھکاؤ یا ٹوٹ جانا تھا جھکو یا مر جاؤ یہ شیطانی پرستش کے پیچھے بادشاہی قوت کا سوال تھا ہمارے ساتھ شامل ہوں یا اپنی جان کی قیمت ادا کیجیے۔ ہر زمانے کا اپنا دباؤ ہے مثال کے طور پر آخری زمانے کا عظیم بوجھ دولت کا دباؤ خوشحال زندگی اور پیچیدہ زمانے میں اعصابی کچھاؤ ہے جس میں ہمارے لیے زندگی بسر کرنا دشوار نظر آتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چوتھا زمانہ بڑا صاف بوجھ رکھتا ہے اس نے روم کو للکارا تھا اور کلام کی خاطر موت تک کی سزا برداشت کرنے کے لیے کھڑا ہوا۔

239-3 "جنہیں لوگ شیطان کی گہری باتیں کہتے ہیں ناواقف ہو" ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مفسرین نے اس آیت کے متعلق کچھ نہیں کہا کیونکہ وہ اس کو سمجھنے سے قاصر تھے کہ وہ کس تعلیم یا تجربے کا ذکر کر رہا ہے لیکن درحقیقت اس کو سمجھنا بڑا آسان ہے آیئے پہلے دیکھیں کہ خدا کی گہری باتیں کیا ہیں؟ اور جو اس کے الٹ یا برعکس ہوگا وہ شیطان کی گہری باتیں ہونگی افسیوں 3:16 میں لکھا ہے کہ "وہ اپنے جلال کی دولت کے موافق تمہیں یہ عنایت کرے کہ تم اس کے روح سے اپنی باطنی انسانیت میں بہت ہی زور آور ہو جاؤ اور ایمان کے وسیلے سے مسیح تمہارے دلوں میں سکونت کرے تاکہ تم محبت میں جڑ پکڑ کے اور بنیاد قائم کر کے سب مقدسوں سمیت بخوبی معلوم کر سکوں کہ اس کی چوڑائی اور لمبائی اور اونچائی اور گہرائی کتنی ہے اور مسیح کی اس محبت کو جان سکوں۔ جو جاننے سے باہر ہے تاکہ تم خدا کی ساری معموری تک معمور ہو جاؤ" ان آیات کے مطابق جب کوئی شخص اپنی زندگی میں خدا کی گہرائی کا تجربہ حاصل کرتا ہے تو یہ پاک روح کا شخصی طور پر اندر رہنے کا تجربہ ہے اور اس کا ذہن کلام کے ذریعے حکمت اور الٰہیہ کے ساتھ روشن ہو جاتا ہے لیکن شیطان کی گہرائی یہ ہے کہ وہ اس کو برباد کرنے کی کوشش کرے وہ ہمیشہ کی طرح خدا کی اس حقیقت کا کوئی نہ کوئی نعم البدل پیدا کرانے کی کوشش کرے گا یہ وہ کس طرح کرے گا؟ وہ خدا کی سچائی کے علم کو لے لے گا اور یہ کہہ کر

کہ ''خدانے یوں کہاہے'' کلام کو برباد کردے گا اس کے بعد وہ ہماری روحوں میں ایک ذاتی مسیح کا نعم البدل ڈال دے گا وہ ایسا کرے گا جس طرح کہ اس نے بنی اسرائیل کے ساتھ کیا کہ ان پر خدا کی بجائے ایک انسان حکومت کرے اور نئ پیدائش کے تجربے کو رد کر کے کلیسیا میں شریک ہونا ہی کافی سمجھا جائے گا اس زمانے میں شیطان کی گہرائی اندر داخل ہو چکی تھی اور اس گہرائی کے پھل جھوٹ، قتل اور خوفناک جرائم کی صورت میں عیاں ہوئے۔

اجر

1-240 مکاشفہ 29-2:26 ''جو غالب آئے اور جو میرے کاموں کے موافق آخر تک عمل کرے میں اسے قوموں پر اختیار دونگا اور وہ لوہے کی عصا سے ان پر حکومت کرے گا جس طرح کہ کمہار کے برتن چکنا چور ہو جاتے ہیں چنانچہ میں نے بھی ایسا اختیار اپنے باپ سے پایا ہے اور میں اسے صبح کا ستارہ دونگا جس کے کان ہوں وہ سنے کہ روح کلیسیاؤں سے کیا فرماتا ہے''

2-240 ''جو غالب آئے اور جو میرے کاموں کے موافق آخر تک عمل کرے'' کاموں کے متعلق روح کی رائے سے صاف ظاہر ہے کہ خداوند اپنے لوگوں کو یہ دکھانا چاہتا ہے کہ راست بازی کے متعلق وہ اس کے نظریے کو دیکھے اس نے کاموں کا چار مرتبہ ذکر کیا ہے اور اب وہ کہتا ہے کہ جو میرے کاموں کے موافق آخر تک عمل کرے گا میں اسے قوموں کا اختیار دونگا اور وہ اس قدر مضبوط لائق ناقابلِ لچک حکمران ہوگا جو کسی بھی واقع کا قوت کے ساتھ مقابلہ کر سکے گا اور اگر ضرورت ہو تو اس کے دشمن بھی اسکے سامنے ٹوٹ جائیں گے اس کا قوت کے ساتھ راج کرنے کا طور طریقہ بیٹوں کی مانند ہوگا یہ بہت حیرت انگیز ہے لیکن آئیں اس وعدے کو اس زمانے کی روشنی میں دیکھیں طاقت وار روم جس کے پیچھے حکومت کھڑی ہوتی تھی بادشاہوں قانون ساز اسمبلیوں اور فوجوں کو مقرر کرتا اور جو اس کے سامنے ہوتا اس کو توڑ کر پیس ڈالتا اس نے لاکھوں کو قتل کیا ہے اور لاکھوں کو جو اس کے سامنے جھکتے نہیں قتل کرنے کی بھوکی ہے وہ تنگ نظری کے ساتھ بادشاہ مقرر کرتی اور جب چاہتی ان کو پست کر دیتی ہاں اس کی مداخلت نے تمام قوموں کو گرنے کا جواز مہیا کیا ہے اس لیے کہ اس نے خدا کے برگزیدوں کو ہلاک کرنے کا فیصلہ کر رکھا ہے اس کے کام شیطان کے کام ہیں کیونکہ جس طرح وہ جھوٹ بولتا اور قتل کرتا ہے اسی طرح وہ بھی کرتی ہے لیکن ایک ایسا دن آنے والا ہے جس میں خداوند یہ کہے گا ''میرے ان دشمنوں کو میرے سامنے لاکر قتل کرو'' پھر راستباز اپنے خداوند کے ساتھ ہونگے اس وقت اس کی راستبازی کا غضب کفر بکنے والوں پر بھڑکے گا جو راستباز اس کے ساتھ جلال میں آئیں گے ان سب کو ہلاک کریں گے جنہوں نے زمین کو برباد کیا یہ ہولناک ابتری کی ڈھٹائی کا زمانہ تھا۔ لیکن وہ دن آرہا ہے جب سچائی غالب آئے گی لیکن کون ہے جو اس کی آگ میں کھڑا ہو سکے اور محفوظ رہے صرف خداوند کے نجات یافتہ لوگ؟ صرف خدا کے چھوڑے ہوئے۔

241-1 ’’اور میں اسے صبح کا ستارہ دونگا‘‘ مکاشفہ 22:16 اور 2 پطرس 1:9 کے مطابق یسوع صبح کا ستارہ ہے ’’میں داؤد کی اصل ونسل اور صبح کا چمکتا ہوا ستارہ ہوں‘‘ ۔ ’’جب تک پو نہ پھٹے اور صبح کا ستارہ تمہارے دلوں میں نہ چمکے‘‘ روح تاریک زمانوں کے برگزیدوں کے ساتھ ایک ایسا وعدہ کر رہا ہے جس کا تعلق اس کی اپنی ذات کے ساتھ ہے اور یہ نہ صرف اسی زمانے کے لیے ہے بلکہ آنے والے زمانوں کے لیے بھی ہے۔

241-2 جیسا کہ ہم پہلے کہہ چکے ہیں کہ یسوع اپنے آپ کو ہر زمانے کے پیامبر کے وسیلہ سے ظاہر کرتا ہے وہ ہر دور کے لیے اس سے کلام کا مکاشفہ حاصل کرتے ہیں کلام کا یہ مکاشفہ خدا کے برگزیدوں کو دنیا سے باہر نکال کر مسیح کے ساتھ مکمل ملاپ کراتا ہے ان پیامبروں کو ستارے کہا گیا ہے کیونکہ وہ بیٹے سے حاصل کی ہوئی روشنی یا چمک سے چمکتے ہیں ان کو بھی ستارے کہا گیا ہے اس لیے کہ وہ بھی رات کو ’’روشنی چمکاتے ہیں‘‘ یوں گناہ کی تاریکی میں وہ لوگوں پر خدا کی روشنی کو ظاہر کرتے ہیں۔

241-3 یہ تاریک زمانہ ہے یہ اس لیے تاریک ہے کہ خداوند کا کلام لوگوں سے تقریباً چھپ چکا ہے۔ قادرِ مطلق خدا کو جاننے کی صلاحیت تقریباً ختم ہو چکی ہے۔ موت ایمانداروں کی ایک کثیر تعداد پر اس وقت تک غالب آتی رہی جب تک کہ ہر دسویں شخص کو ہلاک نہ کیا گیا اور اس وقت تک خدا کی چیزیں زوال کی پستی میں ہیں۔ اور ایسے معلوم ہوتا ہے کہ شیطان یقینی طور پر خدا کے لوگوں پر فتح حاصل کرے گا۔

241-4 اگر کبھی لوگوں کو ایک ایسے ملک سے بغل گیر ہونے کے وعدے کی ضرورت تھی جس میں نہ رات ہو تو وہ اسی زمانے کے لوگ تھے اور یہی وجہ ہے کہ روح ان کے ساتھ صبح کے ستارے کا وعدہ کر رہا ہے۔ وہ ان کو بتا رہا ہے کہ سردار ستارہ یعنی یسوع جو اس نور میں رہتا ہے جہاں تک کسی کی رسائی نہیں آنے والی بادشاہت میں اپنی ذاتی حضوری کے ساتھ ان کو منور کرے گا ۔ وہ مزید تاریک زمانوں کے لیے روشنی دینے کے لیے پھر کسی ستارے (پیامبر) کو استعمال نہ کرے گا یہ یسوع ہی ہوگا۔ جوان کو اپنی بادشاہت میں شریک کر کے منہ درمنہ باتیں کرے گا۔

242-1 یہ صبح کا ستارہ ہی ہوتا ہے جو طلوعِ آفتاب کے قبل چمکنا شروع کرتا ہے جب ہمارا سورج (یسوع) آئے گا تو اس کے بعد مزید کسی پیامبر کی ضرورت نہ ہوگی وہ خود ہمارے ساتھ تسلی کی باتیں کریگا، اور جونہی وہ اپنی بادشاہی میں حکومت کرے گا اور ہم اس کی حضوری میں رہیں گے تو کلام کی روشی ہمارے مکمل دن پر روشن سے روشن تر ہوتی چلی جائے گی۔

242-2 یسوع کے علاوہ ہمیں اور کس بات کی تمنا کرنی چاہیے؟ کیا وہ سب کچھ نہیں ہے، یعنی مکمل طور پر سب کچھ۔

242-3 ’’جس کے کان ہوں وہ سنے کہ روح کلیسیاؤں سے کیا فرماتا ہے‘‘۔ آمین